THU.12.June.2025
VOLUME:20 NO:142
Mob:8055362952
Price: 3=00
Pages=4

waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

Established May 1994 : قائم شدہ: مئی

RNI No. MAHURD/2006/16935
ناندیڑ اور پربھنی سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت

بروز جمعرات 12/جون 2025
جلد:20 شمارہ: 142
15/ذی الحجہ 1446ھ
قیمت 00=3روپے
صفحات: 4

ورقِ تازہ ناندیڑ

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED
waraquetazadaily@rediffmail.com-Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in
HON'RY EDITOR:Mohd.Taqui (M.A,B.Ed)
اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے۔بی۔ایڈ)

KG کنگن جویلرس
الحاج قاضی نوید محی الدین صدیقی
M.: 9960532993
7249532993
KG KANGAN JEWELLERS
اسحاق ٹاور، صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔
ہمارے پاس ترکش، کویتی، عربی سونے کے زیورات تیار اور آرڈر کے مطابق بنا کر دیئے جاتے ہیں۔

امیگریشن پالیسی کیخلاف دیگر امریکی ریاستوں میں بھی مظاہرے

احتجاج دارالحکومت واشنگٹن ڈی سی تک پھیل گیا، کیلیفورنیا کے شہر لاس اینجلس میں کرفیو نافذ

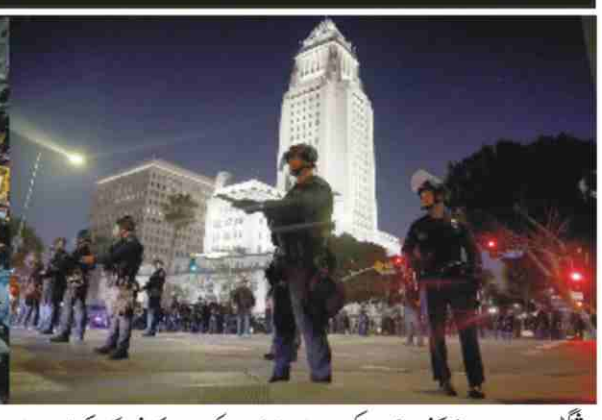

واشنگٹن: 11 جون (ایجنسیز) امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کی امیگریشن پالیسیوں کے خلاف لاس اینجلیس میں جاری پرتشدد مظاہروں پر قابو پانے کے لیے شہر میں کرفیو نافذ کر دیا ہے جبکہ دیگر ریاستوں میں بھی مظاہرے پھوٹ پڑے ہیں۔ خبر رساں ادارے ایسوسی ایٹڈ پریس کے مطابق ریاست کیلی فورنیا کے شہر لاس اینجلس کی میئر کیرن باس نے کہا کہ توڑ پھوڑ اور لوٹ مار روکنے کے لیے کرفیو لگایا ہے۔ نیوز کانفرنس سے خطاب میں کیرن باس نے کہا کہ ایمرجنسی نافذ کر دی گئی ہے جبکہ کرفیو منگل کی رات 8 بجے سے چہارشنبہ کی صبح 6 بجے تک رہے گا۔ انہوں نے کہا 23 کاروباروں کو لوٹا گیا ہے جس کے بعد ایمرجنسی اور کرفیو کا اقدام ناگزیر تھا۔ امریکی اخبار نیویارک ٹائمز کے مطابق پانچ مختلف شہروں میں 350 سے زائد مظاہرین کو گرفتار کیا گیا ہے۔ لاس اینجلس کی میئر نے مزید بتایا کہ شہر کے مرکزی حصے ڈاؤن ٹاؤن میں ایک مربع کلومیٹر کی حدود میں کرفیو کا اطلاق ہوگا جہاں جمعہ کے روز سے مظاہرے منعقد ہو رہے تھے۔ لاس اینجلس کے پولیس سربراہ جم میکڈونل نے واضح کیا کہ کرفیو کا اطلاق علاقہ مکینوں، وہاں رہنے والے بے گھر افراد، میڈیا نمائندے یا پبلک سیفٹی افسران پر نہیں ہوگا۔ لاس اینجلس سے شروع ہونے والے احتجاجی مظاہرے ریاست واشنگٹن، ٹیکساس، اور دارالحکومت واشنگٹن ڈی سی تک پھیل گئے ہیں۔ ریاست واشنگٹن کے شہر سیئیٹل میں امیگریشن عدالت کے باہر مظاہرین جمع ہوئے اور تارکین کی رہائی کا مطالبہ کیا۔ نیویارک میں بڑی تعداد میں مظاہرین سڑکوں پر نکلے اور پولیس کی بھاری نفری کی موجودگی میں مارچ کیا۔ نیویارک سٹی پولیس کا کہنا ہے کہ متعدد افراد کو حراست میں لیا ہے۔ ریاست الینوائے کے شہر شکاگو میں امیگریشن کورٹ کے باہر مظاہرین اکھٹے ہوئے اور تارکین کی ملک بدری کے خلاف نعرے بازی کی۔ ریاست کولوراڈو کے شہر ڈینور اور ریاست ٹیکساس کے شہر آسٹن اور ڈیلاس، ریاست میساچیوسٹس کے شہر باسٹن جبکہ دارالحکومت واشنگٹن ڈی سی میں بھی مظاہرے ہوئے۔ ہفتہ کو جنوبی کیلی فورنیا میں غیر قانونی تارکین کے خلاف ہونے والے پولیس ریڈ کے ردعمل میں مظاہرے پھوٹ پڑے تھے جن پر قابو پانے کے لیے نیشنل گارڈز کو متحرک کیا گیا تھا۔ گزشتہ روز ٹرمپ انتظامیہ نے لاس اینجلس میں 700 کے قریب میرینز کو بھی طلب کیا تھا۔ جبکہ ریاست کیلی فورنیا نے نیشنل گارڈ اور میرینز کی تعیناتی کو روکنے کے لیے ٹرمپ انتظامیہ پر مقدمہ دائر کیا ہے۔ مقدمے میں مؤقف اپنایا گیا ہے کہ نیشنل گارڈ اور میرینز کی تعیناتی وفاقی قانون اور ریاست کی خودمختاری کی خلاف ورزی ہے۔

'مودی حکومت دلت، او بی سی، قبائلی اور اقلیتی طلبا کو تعلیم سے محروم کر رہی'، کانگریس کا سنگین الزام

نئی دہلی: کانگریس نے دلت، او بی سی، قبائلی اور اقلیتی طلبا کی اسکالرشپ میں بہت زیادہ کٹوتی اور رہائشی ہاسٹلوں کی خستہ حالت کے لیے مرکز کی مودی حکومت کو شدید تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ نئی دہلی واقع کانگریس ہیڈکوارٹر میں پریس کانفرنس کرتے ہوئے کانگریس ایس سی ڈپارٹمنٹ کے چیئرمین راجندر پال گوتم، قبائلی ڈپارٹمنٹ کے چیئرمین ڈاکٹر وکرانت بھوریا، کانگریس ورکنگ کمیٹی کے رکن ڈاکٹر کنہیا کمار نے لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد راہل گاندھی کے ذریعہ وزیر اعظم مودی کو لکھے گئے ایک خط کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ لاکھوں طلبا اعلیٰ تعلیم سے محروم ہو رہے ہیں، اور یہ حالت آئین میں موجود مساوات کے حق کی سیدھی خلاف ورزی ہے۔ انھوں نے حکومت سے طلبا کی اسکالرشپ وقت پر دینے اور اس کی رقم بڑھانے، ایس سی-ایس ٹی ذیلی پلان کا پیسہ بغیر ڈائیورٹ کیے طلبا کے لیے خرچ کرنے کا مطالبہ کیا۔ میڈیا سے خطاب کرتے ہوئے راجندر پال گوتم نے بتایا کہ کس طرح لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد راہل گاندھی نے دربھنگہ کے ڈاکٹر امبیڈکر ہاسٹل کا دورہ کیا، اور وہاں درج فہرست ذات، درج فہرست قبائل، انتہائی پسماندہ طبقے، پسماندہ طبقہ اور اقلیتی طلبا کی خستہ حالت دیکھی۔ راجندر پال نے خاص طور سے طلبا کی اسکالرشپ کا مسئلہ اٹھایا۔ انھوں نے کہا کہ اسکالرشپ یا تو وقت پر نہیں آتی، یا کئی مرتبہ این آئی سی پورٹل کام ہی نہیں کرتا۔ اس سے طلبا درخواست نہیں کر پاتے۔ انھوں نے مثال پیش کرتے ہوئے کہا کہ کس طرح 21-2020 میں 32 لاکھ سے زیادہ طلبا نے پری-میٹرک اسکالرشپ کے لیے درخواست دی، جو 23-2022 تک گھٹ کر 12 لاکھ 34 ہزار پر آ گئی۔ یعنی 65 فیصد کی گراوٹ درج کی گئی۔ 21-2020 میں پوسٹ میٹرک اسکالرشپ کے لیے 40 لاکھ 94 ہزار طلبا نے درخواست دی، لیکن 23-2022 میں یہ تعداد 5 لاکھ 38 ہزار پر آ گئی۔ سیدھے سیدھے 80 فیصد ڈراپ آؤٹ درج کیا گیا۔ راجندر پال نے کہا کہ طلبا کو فیس کے لیے اونچی شرح سود پر قرض لینا پڑتا ہے اور اسکالرشپ نہ ملنے کے سبب وہ قرض میں ڈوب جاتے ہیں۔ اس وجہ سے خود کشی جیسے سخت قدم بھی اٹھانے کو وہ مجبور ہوتے ہیں۔ نامہ نگاروں سے خطاب کرتے ہوئے ڈاکٹر وکرانت بھوریا نے کہا کہ حکومت تعلیم سے محروم کر کے قبائلی، دلت، پسماندہ اور اقلیتی طبقات کے حقوق کو کچل رہی ہے۔ راہل گاندھی کے خط کا تذکرہ کرتے ہوئے بھوریا نے دو اہم ایشوز پر توجہ مرکوز کی، جن میں پوسٹ میٹرک اسکالرشپ کو ختم کیا جانا اور ملک بھر کے ہوسٹلوں کی بگڑتی حالت شامل ہیں۔ انھوں نے بتایا کہ ہاسٹل ہی غریب طلبا کے لیے پڑھنے کا واحد سہارا ہیں۔ انھوں نے ہاسٹلوں میں وارڈ کے مسئلہ، سیکورٹی کی کمی اور آڈٹ کی کمی پر بھی سوال اٹھائے۔ بھوریا نے کہا کہ اسکالرشپ نہ ملنے سے اسکولی بچے تعلیم چھوڑنے کو مجبور ہیں۔ انھوں نے قومی فیلوشپ اسکالرشپ کو 2023 سے پوری طرح بند کیے جانے کی مذمت بھی کی اور اسے ادارہ جاتی امتیاز قرار دیا۔ کانگریس کے جواں سال لیڈر ڈاکٹر کنہیا کمار نے اسکالرشپ کے لیے درخواست کی تعداد میں گراوٹ کی وجہ وقت پر پیسے نہ ملنا اور درخواست کے عمل کو 'سزا' جیسا بنانا قرار دیا۔ انھوں نے تعلیمی بجٹ میں کمی اور ایس سی-ایس ٹی ذیلی پلان کے پیسوں کے مستقل ڈائیورزن کی تنقید کی، جس سے غریب طلبا کو بنیادی تعلیم سے محروم ہونا پڑ رہا ہے۔ اس دوران کنہیا کمار نے جانکاری دی کہ آئین لیڈرشپ پروگرام کے تحت اگلے 100 دنوں میں ملک کے سبھی دلت، قبائلی، پسماندہ، انتہائی پسماندہ اور اقلیتی ہاسٹلوں کا آڈٹ کیا جائے گا۔ اس مہم میں سبھی ملکی باشندوں سے جڑنے کی اپیل بھی کنہیا کمار نے کی۔

مسلم لڑکے اور ہندو لڑکی کی شادی پر حکومت کو اعتراض کا حق نہیں

نئی دہلی۔ 11 جون (ایجنسیز) سپریم کورٹ آف انڈیا نے بین مذہبی شادی کے معاملے میں ایک اہم فیصلہ سناتے ہوئے اتراکھنڈ حکومت کو زبردست پھٹکار لگائی ہے۔ عدالت نے چھ ماہ سے جیل میں قید مسلم نوجوان امان سدھی کو ضمانت دیتے ہوئے کہا کہ "ریاستی حکومت کو بالغ افراد کے باہمی رضامندی سے ساتھ رہنے پر کوئی اعتراض نہیں ہونا چاہیے۔" عدالت عظمیٰ کی جسٹس بی وی ناگرتنا اور جسٹس ستیش چندر شرما کی بنچ نے امان سدھی کی درخواست ضمانت پر سماعت کرتے ہوئے یہ تبصرہ کیا۔ امان کو اتراکھنڈ فریڈم آف ریلیجن ایکٹ 2018 اور تعزیراتِ ہند 2023 کے تحت مذہبی شناخت چھپانے اور ہندو لڑکی سے دھوکہ دہی سے شادی کرنے کے الزام میں گرفتار کیا گیا تھا۔ سپریم کورٹ نے فیصلے میں کہا کہ عدالت نے مزید کہا کہ فوجداری کارروائی ان کے ساتھ رہنے کی راہ میں رکاوٹ نہیں بنے گی۔ وکیل دفاع نے بھی عدالت کو آگاہ کیا کہ شادی ارینج میرج تھی اور دونوں خاندانوں کی موجودگی میں ہوئی تھی۔

دولہا-دلہن سمیت 5 افراد ہلاک، 7 زخمی

راجستھان کے جئے پور میں بدھ کی صبح دردناک سڑک حادثہ پیش آیا۔ جموارام گڑھ کے رائسر تھانہ علاقے میں بھٹکا باس گاؤں کے قریب ٹرک اور جیپ میں آمنے سامنے کی زوردار ٹکر ہو گئی۔ اس حادثے میں نوشادی شدہ دولہا-دلہن سمیت 5 لوگوں کی موت ہوگئی

ہندوستان میں ووٹر لسٹ کی تیاری دنیا کا مشکل ترین کام

ہر سال انتخابی فہرست کی باقاعدہ نظر ثانی ہوتی ہے، چیف الیکشن کمشنر کا بیان

نئی دہلی۔ 11 جون (ایجنسیز) چیف الیکشن کمشنر (سی ای سی) گیانیش کمار نے ووٹر لسٹ میں ممکنہ دھاندلی کے الزامات کے دوران اسٹاک ہوم بین الاقوامی کانفرنس میں ایک اہم بیان دیتے ہوئے کہا ہے کہ ہندوستان میں ووٹر لسٹ تیار کرنا دنیا کے سب سے مشکل اور شفاف ترین کاموں میں سے ایک ہے۔ سی ای سی نے وضاحت کی کہ ہر سال ووٹر لسٹ کی باقاعدہ نظر ثانی ہوتی ہے اور انتخابات سے قبل اسے تسلیم شدہ قومی و ریاستی سیاسی جماعتوں کے ساتھ شیئر کیا جاتا ہے۔ ان کے مطابق 1960 سے ہی تمام دعووں، اعتراضات اور اپیلوں کا باقاعدہ انتظام کیا جاتا رہا ہے، اور ووٹر فہرست کو سیاسی جماعتوں کے ساتھ مسلسل شیئر کیا جا رہا ہے۔ یہ بیان کانگریس سمیت کئی اپوزیشن جماعتوں کے اس الزام کے پس منظر میں آیا ہے کہ انتخابات میں دھاندلی کے لیے ووٹر ڈیٹا میں چھیڑ چھاڑ کی جاتی ہے۔ گیانیش کمار نے کہا کہ ووٹر لسٹ کی تیاری ایک ایسا شفاف عمل ہے جو انتخابی نظام کی سچائی اور عوام کے اعتماد کو مضبوط کرتا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ نظام بھارت میں برسوں سے انتخابی ساکھ قائم رکھنے میں کلیدی کردار ادا کرتا رہا ہے۔ اس عالمی کانفرنس میں 50 ممالک کے انتخابی اداروں کے نمائندے شریک ہوئے۔ سی ای سی نے بتایا کہ بھارت کا انتخابی نظام دنیا کا سب سے بڑا اور مربوط ادارہ ہے، جو انتخابات کے دوران تقریباً دو کروڑ افراد پر مشتمل عملہ تعینات کرتا ہے، جن میں پولنگ اسٹاف، پولیس فورسز، نگران، اور سیاسی پارٹیوں کے ایجنٹس شامل ہوتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ عمل کئی بین الاقوامی کارپوریشنز اور حکومتوں کے مجموعی عملے سے بھی بڑا ہوتا ہے، جس کا مقصد ایک ارب کے قریب ووٹرز کو آزاد اور منصفانہ ووٹنگ کی سہولت فراہم کرنا ہے۔

ہندوستان میں شدید گرمی کا عرصہ طویل ہونے کے آثار

نئی دہلی: ہندوستان کے تمام بڑے شہروں میں ان دنوں شدید گرمی کا سامنا ہے اور آئندہ شدید گرمی کا عرصہ مزید بڑھنے کے آثار ہیں۔ آئی پی ای گلوبل اور ایسری انڈیا کے مطالعہ کے مطابق، 2030 تک ممبئی، دہلی، چنئی، حیدرآباد، سورت، تھانے، پٹنہ اور بھونیشور جیسے شہری علاقوں میں گرمی کا دورانیہ دوگنا ہونے کی امید ہے۔ نئی دہلی میں گلوبل-ساؤتھ کلائمیٹ رسک سمپوزیم میں 'ویدرنگ دی اسٹارم: مانسون ان اے وارمنگ کلائمیٹ' کے عنوان سے پیش کی جانے والی رپورٹ میں یہ پیشگوئی کی گئی ہے، جو کہ آنے والے سالوں کے لیے سنگین تصویر پیش کرتی ہے، کیونکہ ہندوستان اب تیزی سے بدلتی ہوئی آب و ہوا کی بلند ترین سطح کا سامنا کر رہا ہے۔ ہندوستان میں گزشتہ 30 برسوں کے دوران شدید گرمی کے دنوں میں 15 گنا اضافہ درج کیا گیا ہے، جب کہ گزشتہ ایک دہائی میں اس میں 19 گنا اضافہ ہوا ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ یہ طویل گرمی کا عرصہ اب بے موسم اور شدید بارشوں کا باعث بن رہا ہے۔ آئی پی ای گلوبل کے شعبہ آب و ہوا کے سربراہ اویناش موہنتی نے خبردار کیا کہ "تبدیلی کی رفتار اور پیمانہ بے نظیر ہے۔ ہم مانسون کو طویل موسم گرما جیسے حالات میں بدلتے ہوئے دیکھ رہے ہیں، جس کی وجہ سے بارش غیر متوقع طور پر بڑھ رہی ہے۔ اس صورت حال سے نمٹنا مشکل ہے اور اس سے نکلنا بھی دشوار ہے۔ سال 2030 تک، ٹائر-1 اور ٹائر-2 کے 72 فیصد شہروں میں بار بار ہیٹ ویو، تیز بارش، گرج کے ساتھ طوفان اور یہاں تک کہ ژالہ باری کا سامنا کرنے کا امکان ہے۔ خاص طور پر ساحلی اضلاع شدید خطرے میں ہیں۔ یہاں کے تقریباً 70 فیصد لوگوں کو مانسون کے دوران بھی گرمی جیسی صورتحال کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ سال 2040 تک یہ شرح 79 فیصد تک جا سکتی ہے۔ مطالعہ میں کہا گیا ہے کہ گجرات، راجستھان، تمل ناڈو، اڈیشہ، مہاراشٹر، ہماچل پردیش اور دیگر ریاستوں کو گرمی اور سیلاب دونوں کا سامنا کرنا پڑے گا، جس سے ان ریاستوں کے 80 فیصد سے زیادہ اضلاع متاثر ہوں گے۔

سعودی عرب میں عمرہ ویزوں کا اجرا شروع

سعودی عرب کی وزارتِ حج و عمرہ نے ہجری سال 1447 کے نئے عمرہ سیزن کا زباضابطہ آغاز کر دیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی بیرونِ ملک مقیم مسلمانوں کے لیے عمرہ ویزوں کے اجرا کا عمل بھی 10 جون سے شروع کر دیا گیا۔ العربیہ اردو کی رپورٹ کے مطابق، یہ اقدام سعودی وژن 2030 کے تحت حرمین شریفین کی زیارت کے خواہش مند زائرین کو زیادہ سہولیات، آسانیاں اور جدید خدمات فراہم کرنے کے عزم کا تسلسل ہے۔ وزارت نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ عمرہ سیزن کے آغاز کے ساتھ ہی 'نسک' نامی ایپلی کیشن کے ذریعے بیرونِ ملک سے آنے والے معتمرین کے لیے اجازت ناموں کا اجرا بھی فعال کر دیا گیا ہے۔ نسک، سعودی حکومت کا ضیوف الرحمان یعنی زائرینِ حرم کے لیے مرکزی ڈیجیٹل پلیٹ فارم ہے، جہاں عمرہ اور دیگر عبادات سے متعلق بکنگ، رہائش، ٹرانسپورٹ اور دیگر خدمات آسانی سے مہیا کی جاتی ہیں۔ وزارت کے مطابق نئے عمرہ سیزن کی تیاریاں پہلے ہی مکمل کی جا چکی تھیں، جن میں مختلف اداروں کے ساتھ مؤثر رابطہ، ٹیکنالوجی کے استعمال میں اضافہ اور معتمرین کو سہولت فراہم کرنے کے لیے انتظامی سطح پر کئی اقدامات شامل ہیں۔ وزارت کا کہنا ہے کہ اس سال خدمات کو زیادہ زبانوں میں فراہم کیا جائے گا تاکہ مختلف قومیتوں سے تعلق رکھنے والے افراد کو بہتر رہنمائی اور سہولت حاصل ہو۔ وزارتِ حج نے واضح کیا کہ ڈیجیٹل پلیٹ فارمز کی بہتری کے ساتھ ساتھ حفاظتی اقدامات، رش کم کرنے کی حکمت عملی، اور ٹرانسپورٹ کی روانی کو بہتر بنانے پر بھی خصوصی توجہ دی جا رہی ہے۔ نسک ایپ کے استعمال سے معتمرین با آسانی مسجد الحرام اور مسجد نبوی کی زیارت کے شیڈول بنا سکتے ہیں، ویزا کی حالت معلوم کر سکتے ہیں، اور دیگر کئی معلومات تک فوری رسائی حاصل کر سکتے ہیں۔ سعودی حکومت کا کہنا ہے کہ ان اقدامات کا مقصد نہ صرف عبادات کے لیے آنے والوں کو سہولت فراہم کرنا ہے بلکہ اس بات کو یقینی بنانا بھی ہے کہ ہر زائر کو حرمین شریفین کی روحانی فضا میں سکون، تحفظ اور مکمل احترام کے ساتھ عبادت کا موقع میسر ہو۔

دلہن نے شادی سے کیا انکار، وجہ جان کر آپ حیران رہ جائیں گے

آگرہ: اتر پردیش کے آگرہ ضلع کے شمس آباد شہر سے ایک چونکا دینے والا واقعہ سامنے آیا ہے، جہاں ایک دلہن نے صرف اس لیے شادی کرنے سے انکار کر دیا کیونکہ شادی کے مقام پر اے سی (Air Conditioner) کی سہولت موجود نہیں تھی۔ یہ واقعہ سوشل میڈیا پر خوب چرچا کا موضوع بنا ہوا ہے اور لوگ مختلف انداز میں اپنی رائے کا اظہار کر رہے ہیں۔ رپورٹس کے مطابق، شادی کی تقریب دلہے کے خاندان کی طرف سے منتخب مقام پر منعقد کی جا رہی تھی۔ لیکن اس مقام پر شدید گرمی اور ناکافی وینٹیلیشن (ہوا کی نکاسی) کی وجہ سے دلہن کو سانس لینے میں دشواری ہونے لگی۔ دلہن نے اس ماحول کو 'غیر انسانی' قرار دیتے ہوئے اے سی کی سہولت فراہم کرنے کا مطالبہ کیا۔ یہ مطالبہ سنتے ہی دونوں خاندانوں کے درمیان تلخ کلامی شروع ہو گئی۔ نوبت یہاں تک پہنچی کہ دلہے کے رشتہ داروں پر دلہن اور اس کے خاندان کے ساتھ بدسلوکی کا الزام لگایا گیا۔ اس کشیدگی کے بعد دلہن نے نہ صرف پنڈال چھوڑ دیا بلکہ واضح طور پر شادی سے انکار کر دیا۔ دلہن کا کہنا ہے کہ جس ماحول میں اس کی شادی کی جا رہی تھی، وہ نہ صرف ناقابل برداشت تھا بلکہ اس میں زندگی بسر کرنا بھی ناممکن ہوتا۔ اُس نے کہا کہ اگر وہ ایسے حالات میں سمجھوتہ کرتی تو اُس کی پوری زندگی ایک اذیت بن جاتی اور اُسے کبھی عزت نہیں مل پاتی۔ یہ واقعہ ہفتہ کی رات کا بتایا جا رہا ہے۔ جب معاملہ شدت اختیار کر گیا تو مقامی پولیس کو اطلاع دی گئی۔ تھانہ انچارج ہنسرام بھدوریا کے مطابق، پولیس نے موقع پر پہنچ کر دونوں فریقین سے بات چیت کے ذریعے معاملہ سلجھانے کی کوشش کی، مگر تب تک دیر ہو چکی تھی۔ دلہن کی والدہ نے دلہے کے خاندان پر جہیز مانگنے کا بھی الزام لگایا اور پولیس میں تحریری شکایت درج کروا دی۔ اس شکایت کی تفتیش فی الحال جاری ہے۔ یہ واقعہ جیسے ہی منظر عام پر آیا، سوشل میڈیا پر اس پر خوب بحث چھڑ گئی۔ کچھ صارفین نے دلہن کی خودداری اور فیصلے کی تعریف کی، تو کچھ نے اسے حد سے زیادہ ردعمل قرار دیا۔

بٹلہ ہاؤس: مجوزہ انہدامی کارروائی کے خلاف داخل کی گئی امانت اللہ خان کی عرضی دہلی ہائی کورٹ سے خارج

دہلی: یہاں کے بٹلہ ہاؤس میں مجوزہ انہدامی کارروائی کے خلاف عام آدمی پارٹی کے رکن اسمبلی امانت اللہ خان کی عرضی سپریم کورٹ نے خارج کر دی ہے۔ عدالت نے ان کی مفاد عامہ کی درخواست (پی آئی ایل) کو خارج کرتے ہوئے انہدامی کارروائی پر روک لگانے سے انکار کر دیا ہے۔ ہائی کورٹ نے واضح طور پر کہا کہ اس معاملہ کو مفاد عامہ کی عرضی کے طور پر نہیں سنا جا سکتا، بلکہ متاثرہ لوگوں کو خود اپنی عرضی داخل کرنی ہوگی۔ جسٹس گریش کٹھپالیا اور جسٹس تجس کریا کی ڈویژن بنچ نے سماعت کے دوران کہا کہ "ہمارا خیال ہے کہ یہ معاملہ متاثرین کے ذریعہ اٹھایا جانا چاہیے۔ ہم مفاد عامہ کی عرضی پر انہدامی کارروائی سے تحفظ کا حکم نہیں دے سکتے۔" ساتھ ہی عدالت نے امانت اللہ خان کو حکم دیا کہ متاثرین 3 دنوں کے اندر متعلقہ حکام کے سامنے اپنی عرضی داخل کریں۔ امانت اللہ خان کی جانب سے سینئر وکیل سلمان خورشید نے عدالت میں دلیل دی کہ دہلی ڈیولپمنٹ اتھارٹی (ڈی ڈی اے) سپریم کورٹ کے حکم کی خلاف ورزی کر رہی ہے۔ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ خسرہ نمبر 279 کے دائرے سے باہر کے مکانوں کو بھی توڑنے کا نوٹس جاری کر دیا ہے۔ سلمان خورشید نے اسے عام نوٹس قرار دیتے ہوئے کہا کہ یہ نوٹس بغیر کسی ذاتی معلومات کے جاری کیے گئے، جو متاثرہ لوگوں کے ساتھ ناانصافی ہے۔ سلمان خورشید نے ہائی کورٹ سے گزارش کی کہ اگر اسے مفاد عامہ کی عرضی کے طور پر نہیں سنا جا سکتا تو اسے رٹ پٹیشن کے طور پر قبول کر کے مناسب بنچ کے سامنے درج کیا جائے۔ ساتھ ہی انہوں نے 7 دنوں کی مہلت بھی مانگی، تاکہ اس دوران انہدامی کارروائی نہ ہو۔ حالانکہ عدالت نے اس مطالبہ کو مسترد کر دیا اور کہا کہ اگر ڈی ڈی اے سپریم کورٹ کے حکم کی خلاف ورزی کر رہا ہے تو عرضی گزار کو سپریم کورٹ جانا چاہیے۔

صیہونی بربریت کیخلاف دہلی میں اسرائیلی سفارتخانہ کے سامنے زبردست احتجاج، کئی طلبہ کی گرفتاری

نئی دہلی۔ 11 جون (ایجنسیز) دارالحکومت دہلی میں طلبا تنظیموں کی جانب سے اسرائیلی سفارتخانہ کے باہر زبردست احتجاجی مظاہرہ کیا گیا اور فلسطین کے حق میں نعرے بلند کئے گئے۔ احتجاجیوں نے غزہ جانے والی امدادی کشتی پر سوار سماجی کارکنوں کی گرفتاری پر شدید ردعمل کا اظہار کیا اور اسرائیلی بربریت پر برہمی ظاہر کی۔ پرامن احتجاجی مظاہرے کے دوران دہلی پولیس نے متعدد مظاہرین کو حراست میں لے لیا۔ احتجاجیوں نے گریٹا تھنبرگ سمیت دیگر سماجی کارکنوں کو اسرائیلی فورسز کی جانب سے حراست میں لینے اور غزہ میں انسانی بحران شدت اختیار کرنے پر تشویش کا اظہار کیا۔ اسٹوڈنٹس فیڈریشن آف انڈیا نے پولیس کے اقدامات کی مذمت کرتے ہوئے ایک بیان جاری کیا۔ انہوں نے حراست کو وحشیانہ قرار دیا اور کارکنوں کی فوری رہائی کا مطالبہ کیا۔ طلبا تنظیم نے کہا کہ "ہم فریڈم فلوٹیلا میں سوار کارکنوں کی فوری رہائی کا مطالبہ اور آزاد فلسطین کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ اسرائیلی بربریت جمہوریت پر سنگین دھبہ ہے۔

شام نے ترکیہ سے الگ راہ اختیار کی، ساحل سمندر کے لیے نیا ڈریس کوڈ جاری، خواتین کو برقینی پہننا لازمی

دمشق: شام کی عبوری اسلامی حکومت نے ساحل سمندر اور سوئمنگ پول پر خواتین کے لیے برقینی اور یا فُل باڈی سوئیم ویئر کو لازم قرار دیا ہے۔ یہ فیصلہ اس مذہبی اور ثقافتی تبدیلی کی جانب ایک بڑا قدم ہے، جو بشار الاسد کی تاناشاہی کے خاتمہ کے بعد شام میں نظر آ رہا ہے۔ اس فیصلہ کے ذریعہ احمد الشرع کی نئی عبوری حکومت نے اسلامی ممالک کو ایک واضح پیغام دے دیا ہے کہ وہ اسلام مخالف ثقافت کو نہیں اپنائے گا، خواہ وہ ترکیہ جیسے اسلامی ممالک میں کیوں نہ رائج ہو۔ یعنی شام نے ترکیہ سے ایک الگ راہ اختیار کر لی ہے۔ دراصل شام کی وزارت سیاحت نے 10 جون کو سمندری ساحل پر جانے والوں کے لیے ڈریس کوڈ کی ایک نئی گائیڈ لائن جاری کی ہے۔ اس کے تحت خواتین صرف برقینی یا فُل باڈی سوئیم ویئر ہی پہن سکتی ہیں۔ علاوہ ازیں ساحل سمندر سے جاتے وقت انہیں ڈھیلی چادر یا کفتان پہننا لازمی ہوگا۔ مردوں کے لیے سوئمنگ پُل کے علاقہ کے باہر شرٹ پہننا ضروری ہے۔ عوامی جگہوں پر ٹائٹ، جسم ظاہر کرنے والے یا گھٹنوں سے اوپر کے کپڑے پہننے پر پابندی لگا دی گئی ہے۔ حالانکہ 4 اسٹار یا اس سے اوپر کے ہوٹلز اور پرائیویٹ سمندری ساحل پر ویسٹرن اسٹائل سوئیم ویئر، یعنی بکنی وغیرہ پہننے کی اجازت دی گئی ہے۔ واضح ہو کہ شام کی عبوری حکومت مکمل اسلامی طرز عمل کو اپنانے کی طرف گامزن ہے۔ اس عبوری حکومت کی قیادت حیات تحریر الشام (ایچ ٹی ایس) کر رہا ہے جو پہلے النصرہ فرنٹ کے نام سے جانا جاتا تھا، جسے امریکہ و برطانیہ نے دہشت گرد تنظیم قرار دیا تھا۔ شام کے وزیر سیاحت مازن الصلحانی نے نئے ڈریس کوڈ گائیڈ لائن کے فیصلے کو عوامی بتاتے ہوئے کہا کہ "یہ سماجی اور مذہبی تنوع کا احترام کرتا ہے۔" قابل ذکر ہے کہ معروف اسلامی ملک ترکیہ ایک جدید اسلامی جمہوریت کا امیج برقرار رکھا ہوا ہے۔ استانبول، انقرہ اور ازمیر جیسے شہروں میں خواتین مکمل طور سے ویسٹرن ڈریسنگ کو اپناتی ہیں۔ سمندر کنارے بسنے والے شہروں جیسے انطالیہ اور بودروم میں کپڑوں کی آزادی یورپ جیسی ہے۔ برقینی سے لیکر بکنی تک وہاں کسی بھی چیز پر پابندی نہیں ہے۔

ملک میں کووڈ 19 کے فعال کیسوں کی تعداد سات ہزار سے متجاوز

نئی دہلی، 11 جون (یو این آئی) ملک کے مختلف حصوں میں گزشتہ 24 گھنٹوں کے دوران کورونا وائرس کے 306 نئے معاملے سامنے آئے ہیں اور اس کے بعد اس انفیکشن کے ایکٹیو کیسز کی تعداد بڑھ کر 121,7 ہوگئی ہے۔ صحت اور خاندانی بہبود کی مرکزی وزارت کی جانب سے آج جاری کردہ اعداد و شمار کے مطابق، اس دوران کووڈ-19 سے چھ مریضوں کی موت ہوئی۔ اس انفیکشن کی وجہ سے کیرالا میں تین، کرناٹک میں دو اور مہاراشٹرا میں ایک مریض کی موت ہوگئی۔ محکمہ صحت کے افسران کے مطابق، کیسز میں اضافہ اس انفیکشن کی نئی ابھرتی ہوئے ویریئنٹ، خاص طور پر ایل ایف۔7، ایکس ایف جی، جے این۔1 اور حال ہی میں شناخت شدہ این بی۔1.8.1 ذیلی ویریئنٹ کی وجہ سے ہے۔ ان ویریئنٹ کی جانچ چل رہی ہے۔ ابتدائی رجحانات انفیکشن کے بڑھتے ہوئے امکان کی طرف اشارہ کرتے ہیں، حالانکہ اس سطح پر ہاسپٹل میں داخل ہونے کی شرح نسبتاً کم ہے۔ کیرالا میں کووڈ 19 کے سب سے زیادہ فعال کیس رپورٹ ہو رہے ہیں۔ ریاست میں اس وقت کل 223,2 مریض زیر علاج ہیں۔ ریاست میں گزشتہ 24 گھنٹوں کے دوران سب سے زیادہ 170 نئے کیسز درج ہوئے ہیں۔ گجرات میں انفیکشن کے 114 نئے کیس رپورٹ ہوئے ہیں، جس سے ریاست میں فعال کیسوں کی کل تعداد 223,1 ہوگئی ہے۔ دہلی کے ایکٹو کیسز بڑھ کر 757 ہوگئے ہیں۔ سرکاری افسران اور ماہرین صحت نے کووڈ سے متعلق ہدایات پر عمل کرنے کی اپیل کی ہے۔ اس میں ماسک پہننا، بار بار ہاتھ دھونا اور ہجوم والے انڈور جگہوں سے گریز کرنا شامل ہے، خاص طور پر ان علاقوں میں جہاں کیسز بڑھ رہے ہیں۔ نیز، موسمی وائرل بخار کے پھیلنے کے ساتھ، صحت کے پیشہ ور افراد نے کووڈ 19 کو دوسرے انفیکشن سے الگ کرنے کی ضر

روزنامہ ورقِ تازہ
حالاتِ حاضرہ
दैनिक वरक-ए-ताजा
12 June 2025

پہلگام حملے کے بعد انڈیا اور پاکستان کشیدگی کا ایک ماہ: چار روزہ تنازع نے دونوں ملکوں کو کیسے بدلا؟

عمر دراز ننگیانہ اور ابھیک دیب

رات کی تاریکی تھی اور سات مئی کا سورج طلوع ہونے میں کافی دیر باقی تھی جب انڈیا نے اعلان کیا کہ اِس نے پاکستان اور اس کے زیر انتظام کشمیر میں مجموعی طور پر نو مقامات پر 'دہشت گردوں کے انفراسٹرکچر' کو نشانہ بنایا ہے۔ انڈیا نے یہ بھی کہا کہ یہ کارروائی شدت پسندوں کی جانب سے پہلگام میں کیے گئے حملے کے جواب میں کی گئی ہے جس میں 26 سیاح ہلاک ہوئے تھے۔ انڈیا طویل عرصے سے پاکستان پر سرحد پار سے ہونے والی مبینہ دہشت گردی کی حمایت کرنے کا الزام لگاتا رہا ہے۔ انڈیا کا یہ الزام بھی ہے کہ سنہ 2019 میں پلوامہ اور سنہ 2008 میں ہوئے ممبئی حملوں میں بھی پاکستان ملوث تھا۔ اور اب پہلگام واقعے کے بعد بھی پاکستان پر الزام عائد کیا گیا کہ وہ مسلح حملہ آوروں کی پشت پناہی کر رہا ہے۔ پاکستان نے ہمیشہ ان حملوں میں ملوث ہونے سے متعلق انڈین الزامات کو مسترد کیا۔ پاکستان نے پہلگام حملے کی آزادانہ تحقیقات کروانے کا مطالبہ کرتے ہوئے اس میں تعاون کی پیشکش بھی کی تھی۔ پاکستان نے یہ دعویٰ بھی کیا کہ سات مئی کو انڈین کی جانب سے کی گئی کارروائی میں 'مساجد یا مذہبی مقامات کو نشانہ بنایا گیا جہاں عام شہری مارے گئے۔' ابتدائی انڈین کارروائی کے بعد پاکستان نے چھ انڈین طیاروں کو مار گرانے کا دعویٰ بھی کیا، انڈیا نے فی الحال براہ راست ان دعوؤں کی تصدیق یا تردید نہیں کی۔ انڈیا کی ابتدائی کارروائی کے بعد اگلے چار دن میں، سات مئی سے 10 مئی، جوہری ہتھیاروں سے لیس پڑوسی ممالک کے درمیان تنازع اس سطح تک بڑھ گیا کہ بہت سے ماہرین نے اسے سنہ 1971 کی پاکستان، انڈیا جنگ کے بعد سب سے بڑی کارروائیاں قرار دیا۔ یہ پہلا موقع تھا جب دونوں ممالک کی طرف سے ایک دوسرے کی تنصیبات اور مقامات کو نشانہ بنانے کے لیے ڈرونز کا بڑے پیمانے پر استعمال کیا گیا۔ ان چار دن میں جنگی طیاروں، میزائلوں، غلط معلومات اور گمراہ کُن پراپیگنڈے کا بے دریغ استعمال ہوا، جس نے جلتی پر تیل کا کام کیا مگر یہ سب 10 مئی کی دوپہر جنگ بندی کے اچانک اعلان کے بعد رُک گیا۔ یہ ایک ایسا تنازع تھا جس کے بعد فریقوں نے اپنی اپنی فتح کے دعوے کیے مگر اسی دورانیے میں لائن آف کنٹرول کے اطراف رہنے والے درجنوں خاندانوں کی زندگی بدل کر رہ گئی۔ ان خاندانوں نے کراس فائرنگ اور گولہ باری میں اپنے پیاروں کو کھو دیا، اُن کے گھر تباہ ہوئے اور بہت سی زندگیاں برباد ہوئیں۔

عسکری فتح کے متضاد دعوے

پہلگام حملے کے فوراً بعد ہی انڈیا میں پاکستان کے خلاف جوابی کارروائی کرنے سے متعلق آوازیں بلند ہونے لگی تھیں اور وقت کے ساتھ ساتھ ان میں شدت آ رہی تھی۔ پاکستان کے سابق سیکریٹری خارجہ اور اسلام آباد میں قائم انسٹیٹیوٹ آف ریجنل سٹڈیز کے صدر جوہر سلیم کا کہنا ہے کہ انڈیا کے 'شروع سے ہی اشتعال انگیز رویے' کے تناظر میں یہ پاکستان کے لیے ایک مشکل صورتحال تھی۔ انھوں نے کہا کہ دوسری جانب 'پاکستان کے سفارتی انداز میں واضح تبدیلی ردعمل دینے کی بجائے واضح طور پر فعال سفارت کاری تھی۔' لیکن پاکستان کا یہ ردعمل انڈیا کو پاکستان کے خلاف کارروائی کرنے سے نہیں روک سکا، جس (کارروائی) میں انڈیا نے '100 سے زیادہ دہشت گردوں' کو ہلاک کرنے اور شدت پسندوں کے کیمپوں، پاکستانی فضائی اڈوں اور فضائی دفاعی نظام کو نشانہ بنانے کے دعوے کیے۔ اس کے فوراً بعد پاکستان نے اپنی جوابی کارروائی کا اعلان کیا اور چند ہی گھنٹوں کے اندر، اس نے تین رفال لڑاکا طیاروں سمیت چھ انڈین طیاروں کو مار گرانے کا دعویٰ کیا۔ انڈیا نے تاحال نقصانات کی سرکاری سطح پر تصدیق نہیں کی اور انڈیا کے چیف آف ڈیفنس سٹاف انیل چوہان کے ایک حالیہ تبصرے کو بہت سے لوگوں نے اس بات سے تعبیر کیا کہ انڈیا نے لڑاکا طیارے کھوئے ہیں۔ انھوں نے بلومبرگ ٹی وی کو بتایا کہ 'اہم بات یہ نہیں کہ جیٹ طیارے گرے یا نہیں بلکہ (اہم یہ ہے کہ) وہ کیوں گرائے گئے۔' اگرچہ پاکستان نے دعویٰ کیا کہ اس نے بھرپور جوابی کارروائی کی مگر اس دوران بہاولپور جیسے علاقے کے بارے میں بھی بتایا کہ جسے نشانہ بنایا گیا۔ دفاعی تجزیہ کار اور انڈین بحریہ کے سابق افسر کموڈور انیل جیٹے سنگھ کہتے ہیں کہ 'درستگی سے ہدف تک پہنچنے والے میزائلوں اور ڈرونز کا استعمال کر کے انڈیا سرحد پار کیے بغیر پاکستان میں دہشت گردوں کے بنیادی

ڈھانچے کو ختم کرنے میں کامیاب رہا۔' انڈیا نے دعویٰ کیا کہ اس نے 'دہشت گردی کے نو کیمپوں' کو تباہ کیا، 'اہم دہشت گرد کمانڈروں' کو ختم کیا اور پاکستان کی 'فضائی دفاعی کمزوریوں' کو بے نقاب کیا جبکہ پاکستان نے ان تمام تر انڈین دعووں کو مسترد کر دیا۔ اسلام آباد میں مقیم سکیورٹی تجزیہ کار عامر رانا کا خیال ہے کہ یہ کہنا قبل از وقت ہوگا کہ 'طاقت کا توازن' کسی بھی ایک ملک کے حق میں منتقل ہو چکا ہے۔ انھوں نے کہا کہ 'پاکستان کی فوج نے یہ اعتماد حاصل کر لیا ہے کہ وہ اپنے سے کئی گنا بڑے حریف کا سامنا کر سکتی ہے اور ایک سے زیادہ محاذوں پر لڑ سکتی ہے اور یہ وہ چیز تھی جس نے انڈیا کو حیران کر دیا۔' تنازع کے بعد، پاکستان کی فوج اور اس کے سربراہ عاصم منیر کی مقبولیت میں اضافے نے ملکی سیاست میں مداخلت اور عمران خان کے حامیوں کے خلاف کریک ڈاؤن کرنے کے باعث اُن پر ہونے والی تنقید کا بھی خاتمہ کر دیا۔ چار روزہ تنازعے کے فوراً بعد جنرل عاصم منیر کو فیلڈ مارشل کے عہدے پر ترقی دے دی گئی۔ کموڈور انیل جیٹے سنگھ کا کہنا ہے کہ انڈیا کی جانب سے کیے گئے حملے عسکریت پسندوں کے مزید حملوں کی روک تھام کا سبب بن سکتے ہیں مگر اگر عسکریت پسندوں کے مزید حملے ہوتے ہیں اور 'اگر اب بھی ایسا ہوتا ہے تو یہ پاکستان کے اپنے حق میں اچھا نہیں ہوگا۔' اس تنازع کے دوران ہی پاکستان کی جانب سے 'فتح کی مسابقتی کہانی' ترتیب دینے کی حکمت عملی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے مصنف اور انسداد دہشت گردی کی پالیسی کے ماہر اجے ساہنی کا کہنا تھا کہ ڈیٹرنس کا امکان نہیں تھا۔ جبکہ پاکستان نے اعتراف کیا کہ اس کے ایئر بیسز کو نشانہ بنایا گیا مگر دوسری جانب وزیر اعظم شہباز شریف نے دعویٰ کیا کہ ان کے ملک نے انڈیا کے خلاف پانسہ پلٹ کر رکھ دیا۔ ساہنی کہتے ہیں کہ 'اس بات کا امکان نہیں کہ پاکستان ان کارروائیوں کے نتیجے میں (عسکریت پسندوں کی پشت پناہی کرنے سے) رُک جائے گا۔' عامر رانا کا کہنا ہے کہ انڈیا اور پاکستان کے درمیان ہونے والی جنگ بندی اس بات کی ضمانت نہیں کہ فوجی تنازع ختم ہو چکا۔ وہ کہتے ہیں کہ درحقیقت اس تنازعے نے 'خطے میں) ہتھیاروں کی نئی دوڑ کا خطرہ بڑھا دیا۔' عامر رانا نے کہا کہ تنازع کے دوران توجہ اس بات پر مرکوز رہی کہ پاکستان نے کیسے چینی جنگی ٹیکنالوجی استعمال کی۔ 'زیادہ اہم بات یہ تھی کہ پاکستان نے چینی ٹیکنالوجی کو کس حد تک مؤثر طریقے سے استعمال کیا۔' اس تبصرے پر انڈین تجزیہ کار ساہنی کہتے ہیں کہ جب بات بین الاقوامی سطح پر چین کی بطور ملٹری ٹیکنالوجیکل پاور کی ہوتی ہے تو پاکستان کی کارروائیوں سے 'چین کو زبردست تقویت ملی۔' انھوں نے کہا کہ اس کے نتیجے میں چین کی انڈیا کے ساتھ پہلے سے موجود کشیدگی مزید گہری ہوگی اور چین کے پاکستان کے ساتھ تعلقات مزید مضبوط ہوں گے۔

وفود کی سفارت کاری

سات مئی سے شروع ہونے والی کارروائیوں اور جوابی کارروائیوں نے اُس وقت اچانک نیا رُخ اختیار کیا جب 10 مئی کو امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے اعلان کیا کہ پاکستان اور انڈیا نے 'مکمل اور فوری' جنگ بندی پر اتفاق کر لیا ہے۔ پاکستان نے جہاں اس اعلان کا خیر مقدم کیا، وہیں انڈیا نے ٹرمپ کے جنگ بندی کے دعووں کو مسترد کر دیا۔ انڈیا طویل عرصے سے کہہ رہا ہے کہ پاکستان کے ساتھ کوئی بھی مسئلہ دوطرفہ طور پر حل ہونا چاہیے۔ کچھ لوگ دلیل دیتے ہیں کہ انڈیا اور پاکستان کے درمیان حالیہ تنازع دہلی کی طرف سے پاکستان سے خود کو دور رکھنے کی کئی برسوں کی سفارتی کوششوں کو اُلٹ سکتا ہے۔ بین الاقوامی تعلقات کے پروفیسر ہرش پنت نے کہا کہ اس تنازعے کے فوراً بعد انڈیا کی جانب سے سفارتی وفود متعدد ممالک میں بھیجنے کا فیصلہ اپنے اسی بیانیے کو فروغ دینے کی کوشش ہے۔ اس طرح پاکستان نے بھی پانچ بڑے ممالک میں اپنے وفود بھیجے ہیں۔ پاکستانی وزارت خارجہ نے کہا ہے کہ یہ وفود بھیجنے کا مقصد 'پاکستان کے موقف کو واضح انداز میں دنیا تک پہنچانا' ہے۔ مزید برآں، پاکستانی وزیر اعظم شہباز شریف نے آذربائیجان اور ترکی کے ساتھ ایک سہ فریقی اجلاس میں شرکت کی۔ آذربائیجان اور ترکی کو ایسے ممالک کے طور پر دیکھا جا رہا ہے جنھوں نے تنازع میں پاکستان کی حمایت کی۔ پاکستان کے سابق سیکریٹری خارجہ جوہر سلیم نے کہا کہ پاکستان نے پہلے ہی فیصلہ کیا تھا کہ وہ دنیا کو اپنا موقف بتائے گا کہ انڈیا خطے کو جنگ کی طرف دھکیل رہا ہے۔ دوسری جانب سے تنازع کے بعد انڈیا کا موقف یہ ہے کہ وہ انڈین سرزمین پر کسی بھی 'دہشت گردانہ حملے' کو 'ایکٹ آف وار' کے طور پر دیکھے گا۔ انڈیا اپنی سفارتی زبان اور کارروائی میں بھی شدت لایا۔ انڈیا کے سیکریٹری خارجہ وکرم مصری نے ایک پریس بریفنگ میں ایک تصویر لہرائی اور اس سے متعلق انڈین میڈیا نے دعویٰ کیا کہ 'اقوام متحدہ کا نامزد کردہ دہشت گرد' حافظ عبدالرؤف انڈین حملے میں ہلاک ہونے والوں کی نماز جنازہ پڑھا رہا ہے۔ متعدد ممالک کے دوروں پر موجود انڈین سفارتی وفود نے بھی اس تصویر کو استعمال کیا اور اسے دوسرے ممالک کے حکام کے سامنے پیش کیا۔ پاکستان نے اس بات کی تردید کی کہ تصویر میں نظر آنے والا شخص دہشت گرد ہے۔ پاکستان نے کہا کہ 'انڈین پراپیگنڈے کے برعکس' تصویر میں نظر آنے والا شخص ایک عام شہری ہے۔ پاکستان اس بات کی بھی پرزور تردید کرتا ہے کہ وہ دہشت گردی کی حمایت کرتا ہے اور یہ کہ اس کی سرزمین پر 'دہشت گردی کے بنیادی ڈھانچے' موجود ہیں۔ پاکستان کے سابق سیکریٹری خارجہ جوہر سلیم کا کہنا ہے کہ انڈین دعوؤں کے برعکس پاکستانی وفد کا ایک مقصد عالمی رہنماؤں کو وہ 'ثبوت' دکھانا ہے جو ظاہر کرتے ہیں کہ 'انڈیا پاکستان میں ہونے والی دہشت گردی کی سرپرستی کر رہا ہے۔' جوہر سلیم نے کہا کہ پاکستان وفد کے دیگر مقاصد میں مسئلہ کشمیر کو بین الاقوامی بنانا اور سندھ طاس معاہدے کو اجاگر کرنا ہے، جسے انڈیا نے پہلگام حملے کے بعد معطل کر دیا تھا۔ آپریشن سندور کے بعد قوم سے اپنے خطاب میں انڈین وزیر اعظم نریندر مودی نے کہا تھا کہ 'خون اور پانی ایک ساتھ نہیں بہہ سکتے۔'

سیاسی گھن گرج

اگرچہ انڈیا کی طرف سے اپنا بیانیہ پیش کرنے کا سلسلہ جاری ہے تاہم مودی کو مقامی سیاست سے بھی نمٹنا پڑ رہا ہے۔ جب سے 'آپریشن سندور' شروع ہوا تب سے مودی کی تقاریر دکھائی جا رہی ہیں۔ ان میں انڈین وزیر اعظم کہتے ہیں کہ 'میری رگوں میں سندور بہتا ہے۔' انھوں نے پاکستان کو متنبہ کیا کہ 'سُکھ چین کی زندگی جیو، روٹی کھاؤ، ورنہ میری گولی تو ہے ہی۔' اپوزیشن جماعت کانگریس نے بی جے پی کی 'ناکام خارجہ پالیسی' پر تنقید کی ہے۔ کالم نویس آدتی پدنس کہتی ہیں کہ وزیر اعظم مودی ممکنہ طور پر اسی حوالے سے رواں سال بہار الیکشن کے لیے بیانیہ بنائیں گے۔ وہ کہتی ہیں کہ بیرون ممالک تمام جماعتوں کے رہنماؤں پر مشتمل وفود بھیجنے کا فیصلہ 'سٹریٹیجک قدم ہے' تاکہ یہ ظاہر کیا جائے کہ اس قومی مقصد کے لیے اپوزیشن بھی مودی کے ساتھ کھڑی ہے۔ سینیئر انڈین صحافی نیرجا چوہدری کا خیال ہے کہ چونکہ اس معاملے میں بظاہر تمام پارٹیاں مودی کے ساتھ کھڑی نظر آتی ہیں اس لیے ان کی بطور ملکی سربراہ ساکھ بڑھے گی مگر اس کا الٹا اثر بھی پڑ سکتا ہے۔ نیرجا چوہدری کہتی ہیں کہ 'اپوزیشن کو بھی فائدہ ہوا۔ اچانک اپوزیشن کے رہنما چمکتے نظر آ رہے ہیں کیونکہ وہ قوم پرستی کو آزاد اقدار کے ساتھ جوڑنے میں کامیاب ہوئے ہیں۔' ان کا کہنا ہے کہ انتخابی سیاست میں بی جے پی محض قوم پرستی کی بنیاد پر نہیں جیت پائے گی۔ 'انھیں قوم پرستی کا بیانیہ اپوزیشن کے ساتھ شیئر کرنا پڑے گا۔' دریں اثنا پاکستان میں تجزیہ کاروں کا خیال ہے کہ بڑی سیاسی تبدیلی ملک میں فوج کی مقبولیت میں کئی گنا اضافہ ہے۔ آرمی چیف عاصم منیر کے علاوہ انٹیلیجنس ایجنسی آئی ایس آئی کے لیفٹیننٹ جنرل عاصم ملک کو بھی ایک نیا اضافی عہدہ ملا۔ وہ اب پاکستان میں قومی سلامتی کے مشیر ہیں۔ یہ عہدہ پہلے سویلینز کے پاس رہا ہے۔ لاہور میں مقیم صحافی ماجد نظامی کہتے ہیں کہ سابق فوجی صدر پرویز مشرف کی اقتدار سے بے دخلی کے بعد سے فوجی اسٹیبلشمنٹ اور عوام کے بیچ تعلقات کمزور رہے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ 'مگر جس طرح انڈیا، پاکستان کشیدگی کے دوران عوام فوج کی حمایت میں کھڑی ہوئی، یہ تاثر زائل ہو گیا۔' ان کا کہنا ہے کہ اس کے برعکس اس صورتحال سے سیاسی جماعتیں کوئی فائدہ نہیں اٹھا پائیں۔

ممبئی میں پاکستانی شہری کی بیوی کو قتل کرنے کے بعد خودکشی

'میری بہن رشتہ نبھاتے نبھاتے زندگی گنوا بیٹھی'

شکیل اختر اور ریاض سہیل

انڈیا کے شہر ممبئی کی پولیس کے مطابق ایک پاکستانی شہری نے اپنی اہلیہ کو مبینہ طور پر قتل کرنے کے بعد خودکشی کر لی ہے۔ ممبئی پولیس کے مطابق یہ واقعہ سوموار (نو جون) کو ممبئی کے علاقے کھار گھر میں پیش آیا جب 45 سالہ پاکستانی شہری نوتن داس عرف سنجے سچدیو نے مبینہ طور پر اپنی 35 سالہ اہلیہ سپنا نوتن داس کو گھریلو جھگڑے پر چاقو کے وار کر کے قتل کیا اور بعد ازاں اسی چاقو سے خودکشی کر لی۔ ممبئی پولیس نے اس معاملے میں قتل اور خودکشی کی دفعات کے تحت مقدمہ درج کیا ہے۔ سنجے اور سپنا کا تعلق پاکستان میں صوبہ سندھ کے شہر سکھر سے تھا۔ ممبئی پولیس کے مطابق یہ جوڑا نومبر 2024 میں نقل مکانی کر کے پاکستان سے انڈیا آیا تھا اور ممبئی کے علاقے کھار گھر میں ایک کرائے کے مکان میں رہتے تھے۔ ممبئی پولیس کے مطابق یہ پاکستانی جوڑا لانگ ٹرم ویزا پر انڈیا میں مقیم تھا، اِن کے دو بچے ہیں جو مقامی سکول میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ واضح رہے کہ انڈیا کی حکومت پاکستان سے انڈیا ہجرت کرنے کے خواہشمند پاکستانی ہندو شہریوں کو لانگ ٹرم وزٹ ویزا جاری کرتی ہے۔ اس ویزا کی بنیاد پر وہ انڈیا میں رہ کر شہریت حاصل کرنے اور دوسری سہولیات کے اہل ہو جاتے ہیں۔ رواں برس اپریل میں پہلگام حملے کے بعد انڈیا کی حکومت نے پاکستان سے انڈیا آئے ہوئے تمام پاکستانی شہریوں کو ملک سے چلے جانے کا حکم دیا تھا۔ لیکن پاکستان سے آئے ہوئے ان ہندو شہریوں پر یہ حکم نافذ العمل نہیں تھا جو لانگ ٹرم وزٹ ویزا پر انڈیا میں موجود ہیں۔ اس زمرے کا ویزہ حاصل کرنے والے پاکستانی ہندو عموماً انڈیا مستقل نقل مکانی کرنے کے خواہشمند ہوتے ہیں۔

پولیس کا کیا کہنا ہے؟

ممبئی پولیس کے مطابق یہ واقعہ سوموار کی صبح ساڑھے نو اور ساڑھے دس بجے کے درمیان پیش آیا ہے۔ ممبئی پولیس کے مطابق اس قتل کے واردات کا اس وقت معلوم ہوا جب نوتن داس عرف سنجے کا بیٹا ٹیوشن سے گھر پہنچا تو گھر کا دروازہ بند ملا اور گھنٹی بجانے پر بھی جب دروازہ نہیں کھلا تو پڑوسیوں نے سپنا کی ممبئی میں ہی مقیم بہن سنگیتا مکھیجا کو اس بارے میں خبر کی۔ ڈپٹی کمشنر پولیس پرشانت موہتے نے بتایا کہ اس پر سنگیتا مکھیجا نے سپنا کو فون کیا مگر کوئی جواب نہیں ملا تو وہ سپنا کے گھر گئیں جہاں سپنا اور سنجے خون میں لت پت پڑے ہوئے ملے۔ ممبئی پولیس کا کہنا ہے کہ سپنا ہسپتال پہنچنے سے پہلے دم توڑ چکی تھیں جبکہ سنجے کی موت ہسپتال میں دوران علاج ہوئی۔ پولیس افسر پرشانت موہتے نے بتایا کہ 'ابتدائی تفتیش سے معلوم ہوتا ہے کہ نوتن داس اور ان کی بیوی سپنا کے درمیان کسی بات پر جھگڑا ہوا تھا جس کے بعد سنجے نے اپنی بیوی پر کچن میں موجود ایک تیز دھار چاقو سے وار کیا۔ سپنا کی گردن، کندھے اور پیٹھ پر چاقو کے کئی وار کیے گئے تھے جس سے ان کی موقع پر ہی موت ہو گئی تھی۔ اس کے بعد نوتن داس نے اسی چاقو کو اپنی گردن پر مار لیا جس سے ان کی بھی موت ہو گئی۔' کھار گھر کے سینیئر پولیس انسپکٹر دیپک سوروے کے مطابق سنجے نے گذشتہ مہینے مبینہ طور پر بعض پڑوسیوں کی موجودگی میں سپنا داس کو مارا پیٹا تھا لیکن سپنا نے اس متعلق پولیس میں شکایت درج کرانے سے انکار کر دیا تھا۔ پولیس کے مطابق 'حاصل کردہ معلومات سے یہ پتا چلتا ہے دونوں میاں بیوی میں پیسے کی تنگی کے سبب اکثر جھگڑا ہوتا تھا اور وہ دونوں پاکستان واپس جانے کی سوچ رہے تھے۔' ڈپٹی کمشنر پولیس پرشانت موہتے نے نامہ نگاروں کو بتایا کہ 'ہمارے ریکارڈ کے مطابق وہ نومبر 2024 میں لانگ ٹرم وزٹ ویزا پر انڈیا آئے تھے۔ دونوں میاں بیوی اپنے دو بچوں کے ہمراہ گذشتہ چھ ماہ سے اسی فلیٹ میں کرائے پر رہ رہے تھے۔' پولیس کے مطابق وہ اس وقت دونوں میاں، بیوی کے ویزا اور دوسرے شناختی دستاویزات کی مکمل چھان بین کر رہی ہے۔ سپنا کی ایک بہن سنگیتا مکھیجا ممبئی میں مقیم ہیں اور وہ انڈین شہری ہیں۔ پولیس کا کہنا ہے کہ اطلاعات کے مطابق انھوں نے ہی اپنی بہن اور بہنوئی کو کرائے کا مکان حاصل کرنے میں مدد کی تھی اور ان کی مالی طور پر بھی مدد کر رہی تھیں۔ ممبئی پولیس کا کہنا ہے کہ اس وقت سب سے زیادہ تشویش سنجے اور سپنا کے دونوں کم عمر بچوں کے بارے میں ہے کہ ان کی دیکھ بھال کون کرے گا۔ بچے اس اچانک رونما ہونے والے واقعے سے سکتے میں ہیں۔

'میری بہن رشتہ نبھاتے نبھاتے زندگی گنوا بیٹھی'

پاکستان کے صوبہ سندھ میں موجود سپنا کے بھائی وجے نے بی بی سی سے بات کرتے ہوئے دعویٰ کیا کہ اُن کی بہن کئی برسوں سے گھریلو تشدد کا شکار تھی اور اس بارے میں اس نے متعدد بار شکایت بھی کی تھی۔ وجے نے بتایا کہ سپنا یہ کہتی تھی کہ وہ یہ رشتہ نبھائے گی اور رشتہ نبھاتے نبھاتے وہ زندگی گنوا بیٹھی۔ وجے نے بتایا کہ وہ تین بھائی اور پانچ بہنیں ہیں، سپنا بہنوں میں سب سے چھوٹی تھیں۔ وجے نے الزام عائد کیا کہ ان کے بہنوئی کو ذہنی صحت کے مسائل تھے اور وہ سکھر میں میڈیسن کی فراہمی کا کام کرتے تھے۔ ان کی بہنوئی کی اپنے بھائیوں سے بھی نہیں بنتی تھی۔ وجے کا کہنا تھا کہ ان کی بہن اور بہنوئی کے مالی حالات یہاں (پاکستان) بھی کچھ اچھے نہیں تھے اور وہ اکثر اپنی بہن کی مالی معاونت کرتے تھے۔ وجے کے مطابق جب ان کے بہنوئی نے بہتر مستقبل کے لیے انڈیا جانے کا ارادہ کیا تو اس وقت بھی انھوں نے اپنی بہن کی مالی مدد کی تھی۔ وہ کہتے ہیں کہ بہن نے سوچا تھا کہ ہو سکتا ہے کہ وہاں جا کر اس کا رویہ بہتر ہو جائے لیکن ایسا نہ ہوا، اب بچے اپنی خالہ کے پاس رہیں گے۔ وجے کے مطابق ان کی بہن اور بہنوئی کی آخری رسومات انڈیا میں ہی ادا کر دی گئی ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ ممبئی میں ان کے کزن اور دیگر رشتہ دار موجود ہیں جنھوں نے ان کی آخری رسومات ادا کیں۔

1100 روپے ادھار، ایک خواب اور فلم 'عاشقی' کے گانے جنھوں نے کلکتہ کے کیدار کو کمار سانو بنا دیا

ماں مجھے گود میں لے کر مٹی کے چولہے پر کھانا پکاتی تھیں۔ جس طرح بچپن سے ہی والد کا گانا تھا، ماں کا کھانا بھی ایسا ہی ساتھ تھا۔ یہ کہنا ہے انڈین فلموں کے معروف گلوکار کمار سانو کا جو آج کامیابی اور شہرت کی بلندی پر پہنچنے کے بعد بھی اپنے بچپن اور اس دور کی مالی مشکلات کی زندگی کو نہیں بھولے ہیں۔ کمار سانو کا اصل نام کیدار ناتھ بھٹاچاریہ ہے۔ کمار سانو کا میوزک کیریئر تقریباً 40 سال پر محیط ہے اور انھوں نے تقریباً 25000 گانے گائے ہیں۔ ان کا نام گینز بل آف ورلڈ ریکارڈ میں بھی شامل ہے۔ آج بھی 'عاشقی'، 'ساجن'، 'بازیگر' جیسی فلموں میں گائے گئے ان کے گانے لوگوں کے ہونٹوں پر ہیں۔ ان کے گائے فلم عاشقی کا گانا اب تیرے بن جی لیں گے ہم اور فلم دیوانہ کا گانا سوچیں گے تم سے پیار، کریں کی نہیں کافی ہٹ ہوئے تھے۔ صرف ہندی ہی نہیں کمار سانو نے کئی دوسری زبانوں میں بھی گانے گائے ہیں۔ عرفان نے بی بی سی ہندی کے خصوصی شو کہانی زندگی کی میں گلوکار کمار سانو کا انٹرویو کیا ہے اور ان کی زندگی، فلمی دنیا میں انٹری اور کامیابی سے متعلق بات کی ہے۔

'بچپن سے ہی موسیقی کی طرف مائل تھا'

کمار سانو کی پیدائش اور پرورش انڈین ریاست مغربی بنگال کے شہر کولکتہ میں ہوئی۔ ان کے والد بھی موسیقار تھے۔ کمار سانو پانچ بہن بھائیوں میں سب سے چھوٹے ہیں۔ کمار سانو کہتے ہیں کہ میرے والد موسیقی کے استاد تھے۔ میرے والد گھر میں بچوں کو موسیقی سکھاتے تھے۔ اس لیے ہم یہ سب دیکھ کر بڑے ہوئے۔ بچپن سے ہی موسیقی کی طرف مائل ہونے کی وجہ سے انھوں نے بی کام کی پڑھائی درمیان میں ہی چھوڑ دی تھی۔ اپنے ابتدائی کیریئر میں کمار سانو کولکتہ کے ہوٹلوں میں گایا کرتے تھے۔ لیکن موسیقی کی دنیا میں اپنا کیریئر بنانے کے لیے انھوں نے ممبئی جانا ضروری سمجھا۔ وہ کہتے ہیں کہ کلکتہ میں اس وقت بہت پیسہ کمایا جا سکتا تھا۔ لیکن میرا ہدف صرف بمبئی فلم انڈسٹری کے لیے گانا تھا۔ ممبئی جانے سے پہلے انھوں نے کولکتہ میں موسیقی کی دنیا میں نام بنانے کی کئی کوششیں کیں۔ ایک وقت تھا جب کمار سانو اپنے گانوں کی کیسٹ بنا کر بنگالی میوزک ڈائریکٹرز کو بھیجتے تھے۔ لیکن جب وہ بنگالی میوزک انڈسٹری سے مایوس ہوئے تو ان کا ممبئی جانے کا فیصلہ اور بھی پختہ ہو گیا۔ کمار سانو کہتے ہیں کہ اس وقت میرے ذہن میں یہ بات آئی کہ اگر میں بمبئی جاؤں اور اسی جدوجہد کا سامنا کروں تو مجھے بمبئی میں بہت سارے امکانات نظر آ سکتے ہیں۔ مجھے لگا کہ مجھے وہاں ضرور جا کر کوشش کرنی چاہیے۔ انھوں نے بتایا کہ میں نے اپنے بڑے بھائی سے 1,100 روپے ادھار لیے اور سیدھا بمبئی کے لیے ٹرین پکڑی۔

ممبئی میں پہلی نوکری

کمار سانو کہتے ہیں کہ وہ جس وقت کولکتہ میں اپنا نام بنانے کی کوشش کر رہے تھے اس دوران بھی وہ ایک بار ممبئی آئے تھے لیکن کچھ ہی عرصے میں واپس چلے گئے کیونکہ اس وقت انھیں یہاں کوئی موقع نہیں مل سکا تھا۔ مگر جب 1986 کے اواخر میں کمار سانو دوسری بار ممبئی گئے تو انھیں صرف چھ دنوں میں ایک ہوٹل میں گانے کی نوکری مل گئی۔ ان کے مطابق وہ اتوار کا دن تھا جب کمار سانو آرادھنا گیسٹ ہاؤس گئے تھے۔ وہاں انھوں نے گیسٹ ہاؤس کے مالک سے ایک گانا گانے کو اجازت طلب کی۔ کمار سانو کہتے ہیں کہ وہاں میں نے گیسٹ ہاؤس کے مالک سے کہا کہ مجھے گانے کا موقع دیں۔ میں نے وہاں جو پہلا گانا گایا وہ ہنگامہ کیوں ہیں برپا تھا۔ اس گانے کے بعد انھیں 14 ہزار روپے کی ٹپ ملی اور اسی دن انھیں وہاں نوکری مل گئی۔ اگرچہ اس کام نے انھیں سہارا دیا، لیکن ان کا اصل خواب اب بھی وہی بمبئی فلم انڈسٹری میں گلوکار بننا تھا۔

کشور کمار کی تقلید

ہر فنکار کے پاس ایک رول ماڈل ہوتا ہے جس کی وہ ابتدا میں پیروی کرتا ہے۔ کمار سانو کے لیے یہ متاثر کن گلوکار کشور کمار تھے۔ وہ بتاتے ہیں کہ ہم ہمیشہ کسی نہ کسی کو فالو کرتے ہیں۔ میں نے کشور دا کی پیروی کی۔ لیکن جب انھیں اپنے آپ کو ثابت کرنے کا موقع ملا تو ان کے ذہن میں ایک واضح سوچ تھی۔ اگر وہ صرف ایک کشور کی فالو ہی رہے تو ان کا شمار ان لوگوں میں کیا جائے گا جو گمنامی میں آتے اور چلے جاتے ہیں۔ اس وقت انھوں نے اپنے گانے کے انداز اور شخصیت میں تبدیلی لانا شروع کر دی۔ انھیں اس بات کا ادراک ہو گیا تھا کہ ان کی ایک الگ شناخت کا ہونا بہت ضروری ہے۔ کمار سانو کہتے ہیں کہ جب میں کشور دا کے گانے گاتا تھا، تو میں اس میں اپنے انداز کا تھوڑا سا اضافہ کرتا تھا۔ میں نے آہستہ آہستہ یہ عادت پختہ کر لی۔ وہ کہتے ہیں کہ اس وقت مجھے جو بھی مواقع ملے میں نے ان میں اپنا بہترین دیا۔ اور پھر جب انھیں فلم عاشقی میں گانے کا موقع ملا تو انھیں نہ صرف پہچان ملی بلکہ وہ موسیقی کی دنیا میں ایک نئی آواز بن کر ابھرے۔ کمار سانو کا کہنا ہے کہ میرے گانوں میں آپ کو کشور دا کی جھلک ملے گی اور کمار سانو بھی نظر آئیں گے۔ ان کا ماننا ہے کہ کسی بھی گلوکار کے لیے اپنی رائے دینا بہت ضروری ہے۔ اگر کوئی گلوکار صرف دی گئی ہدایات کے مطابق گاتا ہے اور اس میں اپنا کوئی اضافہ نہیں کرتا ہے تو وہ آگے نہیں بڑھ سکتا۔ ان کا کہنا ہے کہ میرے پاس بہت سے گانے ہیں جنھیں میں نے اپنے انداز سے گایا ہے اور جن گانوں میں میں ایسا نہیں کر سکا تو میں ان گانوں کی سٹیج پرفارمنس میں اپنا سارا ان پٹ لگا دیتا ہوں۔

'گلشن کمار نے میوزک انڈسٹری کو اپنا حق مانگنا سکھایا'

گلشن کمار کو یاد کرتے ہوئے کمار سانو کہتے ہیں کہ گلشن کمار ایک ایسے شخص تھے جنھوں نے میوزک انڈسٹری کو اپنے حقوق مانگنا سکھایا۔ وہ کہتے ہیں کہ موسیقی ڈائریکٹر ہوں، گلوکار ہوں یا گیت نگار، گلشن کمار خود انھیں معاوضہ دیتے تھے اور انھوں نے ان میں حق لینے کی عادت ڈالی تھی۔ کمار سانو اپنے کامیاب کیریئر کا کریڈٹ گلشن کمار کو دیتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ گلشن جی نے مجھے دھیرے دھیرے سے میری زندگی میں آنا گانا دیا، جس کی وجہ سے میں آج کمار سانو ہوں۔

فلم عاشقی نے سٹار بنا دیا

انڈین فلم عاشقی نے کمار سانو کو راتوں رات سٹار بنا دیا۔ 90 کی دہائی کے میوزک کے بارے میں بات کرتے ہوئے کمار سانو کہتے ہیں کہ اس زمانے میں میوزک بہت مہنگا ہوتا تھا۔ کسی فلم کی آدھی شوٹنگ صرف اس کا میوزک بیچ کر کی جاتی تھی۔ تب فلمیں سلور جوبلی فلمیں ہوتی تھیں۔ جب فلم عاشقی ریلیز ہوئی تو کمار سانو ممبئی کے مشہور چندن ٹاکیز میں فلم دیکھنے

منسے کے الٹی میٹم کے بعد اخبار فروش یونین میدان میں، تھانے اسٹیشن پر سیکورٹی سخت

تھانے، 11 جون (آفتاب شیخ) ممبرا اور دیوا کے درمیان پیر کی صبح پیش آئے لوکل ٹرین حادثے کے خلاف مہاراشٹر نونرمان سینا (منسے) نے منگل کے روز تھانے ریلوے اسٹیشن پر زبردست احتجاجی مظاہرہ کیا۔ اس موقع پر منسے نے ریلوے انتظامیہ کو کئی مطالبات پیش کیے، جن میں ایک اہم مطالبہ یہ بھی تھا کہ ریلوے اسٹیشن پر موجود اخبارات اور کھانے پینے کے اسٹالوں کو دو دن کے اندر ہٹا دیا جائے، ورنہ پارٹی اپنے 'انداز' میں کارروائی کرے گی۔ منسے کی اس دھمکی پر ورتیتر وکریتا سنگھ (اخبار فروش یونین) نے سخت اعتراض ظاہر کرتے ہوئے اس مطالبے کی مخالفت کی ہے۔ یونین کا کہنا ہے کہ ریلوے اسٹیشن پر موجود اخبارات کے یہ اسٹال آج کے نہیں بلکہ آزادی سے پہلے کے دور سے قائم ہیں۔ اخبار فروش یونین کے مطابق اسٹیشن کے احاطے میں ایک یا دو ہی اسٹالز ہیں اور ان کے پاس ریلوے کا باقاعدہ لائسنس بھی موجود ہے۔ اس کے علاوہ اسٹیشن کے باہر جو دیگر اخبار فروش اسٹال لگاتے ہیں، ان کے پاس میونسپل کارپوریشن کے جاری کردہ قانونی لائسنس موجود ہیں۔ یونین کے مطابق یہ پیشہ ان کے خاندانوں میں نسل در نسل جاری ہے۔ ان کے والدین اور بزرگ بھی اسی پیشے سے وابستہ رہے ہیں۔ ان کا مزید کہنا ہے کہ ان اسٹالوں کی موجودگی سے اسٹیشن پر کسی بھی قسم کی بدنظمی یا بھیڑ کا سامنا نہیں ہوتا۔ منسے کی دھمکی اور اخبار فروش یونین کے اعتراض کے بعد بدھ کو تھانے ریلوے اسٹیشن پر تھانے پولیس اور ریلوے پولیس فورس (آر پی ایف) کی جانب سے سخت حفاظتی انتظامات کیے گئے ہیں۔ فی الحال صورت حال قابو میں ہے اور دونوں فریقوں کے درمیان کسی بھی قسم کے ٹکراؤ سے بچنے کے لیے پولیس پوری طرح مستعد ہے۔ ریلوے انتظامیہ بھی پورے معاملے پر قریبی نظر رکھے ہوئے ہے۔

امراوتی یونیورسٹی کے نصاب میں ڈاکٹر محبوب راہی شامل

بی ایس سی کے سال دوم کی اردو نصابی کتاب میں غزل کی شمولیت

اکولہ: 11؍جون (ڈاکٹر ذاکر نعمانی) واقف کار حلقوں میں یہ خبر انتہائی مسرت کے ساتھ پڑھی جائے گی کہ ہمارے حلقے کے مقبول ترین شاعر ڈاکٹر محبوب راہی کی غزل "اک اعتدال ازل تا ابد ضروری" یونیورسٹی سنت گاڑگے بابا امراوتی مہاراشٹر بی ایس سی سال دوم کی نصابی کتاب میں شامل کی گئی ہے۔ یہ غزل ضمیر ساجد اکولہ کی مرتبہ کتاب "غزلستان برار" سے منتخب کی گئی ہے حلقۂ احباب کی جانب سے ڈاکٹر محبوب راہی اور ضمیر ساجد دونوں کو ہدیۂ مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

پاکستان نے افغان شہریوں کی ملک بدری کا سلسلہ تیز کیا

اسلام آباد۔ 11؍جون۔ ایم این این۔ پاکستان نے غیر دستاویزی افغان شہریوں کی ملک بدری کو تیز کر دیا ہے، سخت نفاذ کے درمیان دو ماہ کے دوران 216,000 سے زائد کو ملک بدر کر دیا ہے۔ پاکستان کی وزارت داخلہ نے غیر دستاویزی افغان تارکین وطن کو ملک بدر کرنے کی اپنی مہم کو نمایاں طور پر تیز کر دیا ہے، صرف دو ماہ کے دوران 216,000 سے زائد افغان باشندوں کو ملک بدر کر دیا ہے۔ یہ اقدام ایک وسیع حکمت عملی کا حصہ ہے جو گزشتہ سال شروع ہوئی تھی، جس کا مقصد ملک سے دس لاکھ سے زیادہ غیر دستاویزی غیر ملکی شہریوں کو نکالنا ہے۔ منگل، 10 جون کو پاکستانی میڈیا کی رپورٹس کے مطابق، وزارت نے بتایا کہ ملک بدری کا عمل تیز رفتاری سے جاری ہے، جس میں افغان شہریوں کو نفاذ کے اقدامات کا سامنا کرنے سے پہلے رضا کارانہ طور پر نکل جانے کی تاکید کی گئی ہے۔ حکام نے نوٹ کیا کہ حکومت نے یکم اپریل سے افغان سٹیزن کارڈ (آئی سی سی) رکھنے والوں کو ملک بدر کرنا شروع کر دیا ہے۔ وزارت نے یقین دہانی کرائی کہ واپس آنے والے افغانوں خصوصاً خواتین، بچوں اور بوڑھوں کے ساتھ عزت کے ساتھ برتاؤ کیا جائے گا اور واپسی پر خوراک اور صحت کی خدمات فراہم کی جائیں گی۔ حکام نے سرحد کے ساتھ مخصوص وطن واپسی کے مقامات پر ایک "باعزت اور انسانی" عمل پر زور دیا۔ اپنے عوامی بیان میں، وزارت نے متنبہ کیا کہ ملک بدری کی کوششوں میں رکاوٹ ڈالنے کی کسی بھی کوشش - بشمول ملازمت پر رکھنا، پناہ دینا، یا غیر دستاویزی تارکین کے ساتھ کاروبار کرنا - کے خلاف سخت قانونی کارروائی کی جائے گی۔ وزارت داخلہ کے اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ اکتوبر 2023 سے اب تک دس لاکھ سے زائد غیر دستاویزی افغان باشندوں کو پاکستان سے ڈی پورٹ کیا جا چکا ہے۔ اس میں وہ لوگ شامل ہیں جن کے پاس درست ویزا یا پناہ گزین دستاویزات نہیں ہیں۔ کریک ڈاؤن پاکستان میں معاشی چیلنجوں اور سیکیورٹی خدشات کے درمیان بڑھتے ہوئے گھریلو دباؤ کی عکاسی کرتا ہے۔ اسلام آباد نے اس پالیسی کا دفاع کیا ہے جو کہ قومی استحکام کے لیے ضروری ہے، حالانکہ انسانی حقوق کی تنظیموں نے اچانک نوعیت اور اس میں ملوث حقوق کی ممکنہ خلاف ورزیوں پر خطرے کی گھنٹی بجا دی ہے۔ دریں اثنا، اسلامی جمہوریہ ایران سے اسی طرح کی ملک بدری کی کوششیں جاری ہیں، ہر ماہ ہزاروں افغان شہریوں کو واپس بھیجا جا رہا ہے، جس سے علاقائی ہجرت کے بحران میں مزید شدت آ رہی ہے۔

"ڈاکٹر محمد حمید اللہ" کی شخصیت پر عربی میں لکھی پہلی کتاب کی تقریب رونمائی

زبانوں کی بقا روزگار سے مشروط، نوجوانوں کو ہمہ لسانی ہونا چاہیے "ڈاکٹر اعظمی

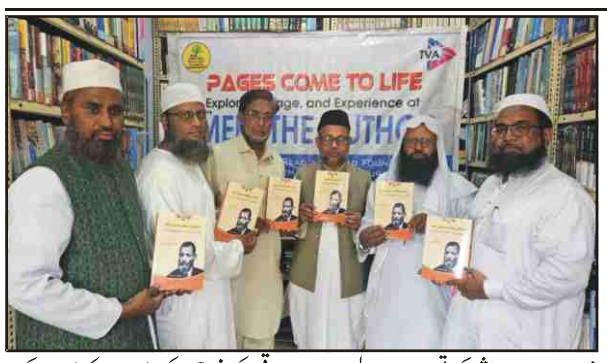

اورنگ آباد: 11؍جون (11 جون 2025) - سرزمین شبلی و فراہی، اعظم گڑھ کے سپوت، منفرد مفکر و محقق اور صاحب طرز قلم کار، جناب ڈاکٹر ذاکر اعظمی ندوی - جو عرصہ دراز سے سعودی عرب میں مقیم ہیں - اپنے حالیہ سفر ہند کے دوران اورنگ آباد (موجودہ چھترپتی سمبھاجی نگر) تشریف لائے۔ اس موقع پر ان کی تصنیف کردہ اہم عربی کتاب "ڈاکٹر محمد حمید اللہ، عالم دین، مثالی مبلغ، اور منفرد محقق" کی ایک پروقار تقریب رونمائی منعقد ہوئی۔ یہ کتاب عظیم سیرت نگار اور عالم اسلام کے مایۂ ناز محقق، ڈاکٹر حمید اللہ علیہ الرحمہ کی زندگی اور ان کے فقید المثال کارناموں پر مشتمل ہے، جسے خاص طور پر عالم عرب اور عربی داں حضرات کو پیش نظر رکھ کر تحریر کیا گیا ہے۔ اس پروقار تقریب کا اہتمام ریڈ اینڈ لیڈ فاؤنڈیشن نے کیا تھا، جس میں علم دوست اور علم پرور شخصیت، مرزا عبد القیوم ندوی کے معروف اشاعتی ادارہ "مرزا ورلڈ بک ہاؤس اورنگ آباد" نے بڑے اہتمام کے ساتھ اس کتاب کو شائع کیا۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ سرزمین دکن کے ایک تاریخی شہر سے اتنی اہم کتاب کی اشاعت علمی حلقوں میں خوش آئند سمجھی جا رہی ہے۔ کتاب کا پروقار اجراء مولانا ڈاکٹر محمد صدر الحسن ندوی مدنی کے ہاتھوں عمل میں آیا، جنہوں نے اپنی تقریر میں اس کتاب کی اہمیت اور ڈاکٹر حمید اللہ کی شخصیت پر اس کے جامع اور ضخیم ہونے کی تعریف کی۔ انہوں نے کہا کہ یہ کتاب صحیح معنوں میں ڈاکٹر حمید اللہ کو خراج عقیدت پیش کرتی ہے اور عالم عرب میں ان کی شخصیت اور کارناموں کو اجاگر کرنے کا ذریعہ بنے گی۔ تقریب میں مہمان خصوصی کے طور پر مولانا معز الدین فاروقی ندوی، مولانا عبد القوی فلاحی، مولانا حبیب الرحمن فاروقی ندوی، اور مولانا انیس الرحمن ندوی محمد انیس الدین صدیقی، مسعود اعجازی نے ڈاکٹر محمد حمید اللہ کی کتابوں اور ان کی علمی خدمات کو بیان کرتے ہوئے ملت پر ان کا عظیم احسان ہے کہا۔ ڈاکٹر ذاکر اعظمی کا اہم نظریہ: "روزگار کے مواقع زبانوں کی بقا کی ضمانت ہیں" تقریب کے دوران کتاب کے مؤلف ڈاکٹر ذاکر اعظمی نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے ایک گہرا اور اہم نظریہ پیش کیا: "کوئی بھی زبان اس وقت تک زندہ رہ سکتی ہے جب تک اس میں روزگار کے مواقع مل سکیں۔" انہوں نے زور دیا کہ "روزگار کے مواقع زبانوں کی بقا کی ضمانت ہیں۔" یہ بیان زبانوں کے فروغ، ان کی عملی اہمیت اور ان کے زندہ رہنے کے لیے معاشی سرگرمیوں اور مواقع کی فراہمی کی ضرورت کو نمایاں کرتا ہے۔ ان کا یہ قول زبانوں کے مستقبل کے بارے میں ایک نئی سوچ فراہم کرتا ہے۔

پروگرام کی نظامت اور تعاون:

پروگرام کی نظامت کے فرائض مولانا عبد القوی فلاحی نے بخوبی انجام دیے، جنہوں نے اپنے ابتدائی کلمات میں مصنف ڈاکٹر ذاکر اعظمی ندوی کا تفصیلی تعارف پیش کیا اور ان کی علمی و تحقیقی خدمات کو سراہا۔ ریڈ اینڈ لیڈ فاؤنڈیشن کے صدر اور کتاب کے ناشر، مرزا عبد القیوم ندوی نے اس موقع پر "مصنف سے ملیے" نامی ایک انوکھے پلیٹ فارم کا تعارف کرایا۔ انہوں نے بتایا کہ موجودہ دور میں کتاب لکھنا، چھاپنا اور پھر اس کی رونمائی کرنا ایک مہنگا اور مشکل کام ہو گیا ہے، لہٰذا یہ پلیٹ فارم مصنفین کو بغیر کسی خرچ کے اپنی کتابوں کی رونمائی کا موقع فراہم کرتا ہے۔ اس کامیاب پروگرام کو ممکن بنانے میں مرزا ابوالحسن علی نے بہترین کردار ادا کیا، جس نے تقریب کو مزید باوقار اور یادگار بنایا۔

اکھل بھارتیہ گنگا جمنی تحریک" کی قومی صدر نظیفہ زاہد کا انسانیت اور اتحاد پر مبنی مشن

لکھنؤ: 11؍جون (ابوشحمہ انصاری) بھارت وہ سرزمین ہے جو اپنی تہذیبی گوناگونی اور بین المذاہب ہم آہنگی کی بدولت دنیا بھر میں ایک منفرد مقام رکھتی ہے۔ یہاں صدیوں سے گنگا جمنی تہذیب کی روایت پروان چڑھتی رہی ہے، جس نے مختلف مذاہب، ثقافتوں اور طبقات کے درمیان محبت، بھائی چارے اور یکجہتی کی شاندار مثال قائم کی ہے۔ اسی روایت کو زندہ رکھنے اور معاشرتی سطح پر مثبت تبدیلی لانے کے مقصد سے "اکھل بھارتیہ گنگا جمنی تحریک" کی بنیاد رکھی گئی۔ تحریک کی قومی صدر نظیفہ زاہد ہیں، جن کا تعلق ہریانہ کے میوات علاقے سے ہے۔ سماجی بیداری، رواداری اور خدمتِ خلق کے جذبے سے سرشار نظیفہ زاہد نے اپنے عملی اقدامات اور دردمند قیادت کے ذریعے پورے ملک میں ایک نمایاں شناخت حاصل کی ہے۔ اُن کی قیادت میں تحریک تیزی سے ملک کے مختلف حصوں میں سرگرم ہو رہی ہے۔ نظیفہ زاہد کا ماننا ہے کہ بھوک اور پیاس کا کوئی مذہب نہیں ہوتا۔ ان کے الفاظ میں جب کوئی انسان بھوکا ہوتا ہے تو وہ روٹی کا مذہب نہیں پوچھتا۔ اسی فکر کے تحت نظیفہ زاہد نے ملک بھر میں غریبوں اور ضرورتمندوں تک کھانے پینے کی اشیاء پہنچانے کے لیے ایک وسیع عملی منصوبہ تیار کیا ہے۔ اُن کا کہنا ہے کہ اکھل بھارتیہ گنگا جمنی تحریک پورے بھارت میں رکنیت سازی کی مہم چلائے گی اور ہر ریاست میں مقامی یونٹس قائم کیے جائیں گے، جو حقیقی ضرورتمندوں کی شناخت کر کے اُن تک مدد پہنچائیں گے۔ فی الحال تحریک کی سرگرمیاں راجستھان، ہریانہ، پنجاب، جموں وکشمیر، آندھرا پردیش، تلنگانہ، کرناٹک، کیرالہ اور ناگالینڈ سمیت کئی ریاستوں میں تیزی سے فروغ پا رہی ہیں۔ اپنے نظریے کو بیان کرتے ہوئے نظیفہ زاہد نے کہا تم مذہب تلاش کرتے رہو، ہم ہر طبقے کی بھوک کا خیال رکھیں گے۔ تم نفرت پر اپنی سیاست کرو، ہم محبت سے اس کا جواب دیں گے۔ ان کا یہ نظریہ ملک میں باہمی رواداری، قومی یکجہتی اور سماجی انصاف کے فروغ میں ایک اہم سنگِ میل کی حیثیت رکھتا ہے، جو نہ صرف اتحاد کو فروغ دے رہا ہے بلکہ پسماندہ اور محروم طبقات کو بھی قومی دھارے میں شامل کرنے کی عملی کوشش ہے۔

تھانے کانگریس کا غیر قانونی عمارتوں کے خلاف جارحانہ احتجاج، ورتک نگر میں بھوک ہڑتال جاری

وکرانت چوہان کی وارننگ - کارروائی نہ ہوئی تو میونسپل کمشنر کے دفتر کے باہر دھرنا دوں گا

تھانے، 11 جون (آفتاب شیخ) تھانے شہر میں بڑھتی ہوئی غیر قانونی تعمیرات اور انتظامیہ کی مبینہ چشم پوشی کے خلاف تھانے کانگریس نے ایک بار پھر محاذ کھول دیا ہے۔ تھانے کانگریس کے صدر ایڈوکیٹ وکرانت چوہان کی قیادت میں ورتک نگر وارڈ کمیٹی دفتر کے سامنے بھوک ہڑتال جاری ہے۔ کانگریس نے الزام لگایا ہے کہ انتظامیہ اور متعلقہ افسران کی کارکردگی مشکوک ہے اور اس میں بدعنوانی کی بو آ رہی ہے۔ کانگریس کی جانب سے بتایا گیا کہ اس سے قبل بھی انتظامیہ کو متوجہ کرنے کے لیے اسی طرح احتجاج کیا گیا تھا، جس کے بعد ایک غیر قانونی عمارت کو توڑ دیا گیا تھا اور دیگر غیر قانونی عمارتوں کے خلاف کارروائی کا تحریری یقین دلایا گیا تھا۔ تاہم، مہینوں بعد بھی انتظامیہ نے کوئی ٹھوس قدم نہیں اٹھایا۔ وکرانت چوہان نے کہا، "وارڈ کمیٹی سے کچھ ہی فاصلے پر نالے پر تعمیر غیر قانونی عمارت اس بات کا ثبوت ہے کہ انتظامیہ دانستہ طور پر کارروائی سے گریز کر رہا ہے۔ متعلقہ افسران بدعنوانی میں ملوث ہیں اور سیاسی دباؤ میں کام کر رہے ہیں۔ جب تک غیر قانونی عمارتوں کے خلاف کارروائی نہیں ہوتی، بھوک ہڑتال جاری رہے گی۔" انہوں نے مزید بتایا کہ چار سال قبل ورتک نگر ناکہ پر پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ (PPP) اسکیم کے تحت ایک تجویز منظور کی گئی تھی اور کمشنر کی منظوری بھی حاصل تھی، اس کے باوجود وہاں غیر قانونی تعمیرات دھڑلے سے جاری ہیں۔ وکرانت چوہان نے خبردار کیا، "اگر فوری طور پر کارروائی نہیں ہوئی تو میں خود کمشنر آفس کے سامنے بھوک ہڑتال پر بیٹھ جاؤں گا۔ جو افسران غیر قانونی تعمیرات کو تحفظ دے رہے ہیں اور اپنی جیبیں بھر رہے ہیں، ان کی تحقیقات ہونی چاہیے اور ان کے خلاف سخت کارروائی کی جانی چاہیے۔" تھانے کانگریس کی یہ تحریک نہ صرف مقامی انتظامیہ کی کارکردگی پر سوال کھڑے کر رہی ہے بلکہ غیر قانونی تعمیرات کو حاصل سیاسی پشت پناہی کے خلاف بھی سخت پیغام بن کر سامنے آئی ہے۔ شہر میں غیر قانونی تعمیرات کا مسئلہ اب صرف مقامی نہیں رہا بلکہ شہری منصوبہ بندی کے لیے بھی ایک سنگین چیلنج بنتا جا رہا ہے۔ کانگریس کے جارحانہ رخ کے بعد انتظامیہ پر دباؤ بڑھنے لگا ہے۔

پاکستان کا قرضہ تاریخ کی بلند ترین سطح پر پہنچ گیا

اسلام آباد۔ 11؍جون۔ ایم این این۔ پیر کو جاری ہونے والے پاکستان کے اقتصادی سروے میں انکشاف کیا گیا ہے کہ پاکستان کا قرضہ اب تک کی بلند ترین سطح پر ہے۔ اس سے پاکستان کی مالیاتی صورتحال تشویشناک ہے۔ دستاویز میں تمام تفصیلات اور اعداد و شمار کے مطابق پاکستان کا کل عوامی قرضہ (مارچ 2025 کو ختم ہونے والا) 76,007 بلین پاکستانی روپے (76 ٹریلین) تک پہنچ گیا ہے، جو ملکی تاریخ میں اب تک کی بلند ترین سطح ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ ہندوستانی روپے میں قرض 23.1 ٹریلین روپے اور 269.344 امریکی ڈالر ہے۔ پاکستان کا یہ عوامی قرض گزشتہ چار سالوں میں تقریباً دوگنا ہو گیا ہے، جیسا کہ 2020-21 میں یہ 39,860 بلین روپے تھا۔ دس سال قبل پاکستان کا سرکاری قرضہ 17,380 ارب روپے تھا۔ چنانچہ ایک دہائی کے دوران پاکستان میں عوامی قرضہ تقریباً پانچ گنا بڑھ چکا ہے۔ 76,007 ارب روپے کے اعداد و شمار میں 51,518 بلین روپے ملکی قرضے اور 24,489 ارب روپے بیرونی قرضے شامل ہیں۔ اکنامک سروے آف پاکستان نے کہا ہے کہ "ضرورت سے زیادہ یا ناقص انتظام شدہ قرض سنگین خطرات کا باعث بن سکتا ہے، جیسے بڑھتے ہوئے سود کا بوجھ اور اگر اس پر توجہ نہ دی گئی تو طویل مدتی مالیاتی استحکام اور معاشی تحفظ کو نقصان پہنچا سکتا ہے۔ پاکستان کو آئی ایم ایف کی توسیعی فنڈ سہولت کے تحت 1.03 بلین امریکی ڈالر کی امداد موصول ہوئی ہے۔ معاشی سروے میں کہا گیا ہے کہ "مالی سال 25 کے پہلے نو مہینوں کے دوران عوامی قرضوں میں اضافہ 7.6 فیصد تھا۔" پاکستان بین الاقوامی تنظیموں کے ساتھ ساتھ دوستانہ ممالک سے بیل آؤٹ کے حصول کے لیے بدنام رہا ہے جب کہ پاکستان کے وزیر اعظم شہباز شریف نے اس حد تک کہا کہ "آج جب ہم کسی دوست ملک میں جاتے ہیں یا فون کرتے ہیں تو وہ سمجھتے ہیں کہ ہم ان کے پاس پیسے کی بھیک مانگنے آئے ہیں۔ شریف نے پہلے یہ بھی کہا تھا کہ چھوٹی معیشتوں نے بھی پاکستان کو پیچھے چھوڑ دیا ہے، اور ہم پچھلے 75 سالوں سے بھیک کا کٹورا اٹھائے پھر رہے ہیں۔

چین نے سمجھے جانے والے "خطرات" پر بے حسی کا اظہار کیا

ہانگ کانگ، 11 جون۔ ایم این این۔ چینی کمیونسٹ پارٹی، مختصراً سی سی پی، جب کسی بھی چیز کے بارے میں آتی ہے تو اس کو جدید چین پر اس کی گرفت کو خطرہ لاحق ہو سکتا ہے۔ یہ خطرہ کتابوں، آزاد پریس، احتجاجی تحریکوں، یا موم بتیوں اور پھولوں کی شکل اختیار کر سکتا ہے۔ ہانگ کانگ میں اس کا بھرپور مظاہرہ اس وقت ہوا جب 4 جون 2025 کو تیانمن اسکوائر قتل عام کی 36 ویں برسی گزر گئی۔ ہانگ کانگ پولیس نے بتایا کہ اس نے دو افراد کو گرفتار کیا اور دس دیگر کو حراست میں لیا، جن میں سے سب سے کم عمر 15 سال کی یونیفارم والی ہائی اسکول کی لڑکی تھی۔ ان کے جرائم؟ کچھ "مشکوک سلوک" کر رہے تھے، جب کہ دوسروں نے بجلی کی موم بتی پکڑی ہوئی تھی، بارش میں خاموشی سے کھڑے تھے یا ہانگ کانگ جزیرے پر وکٹوریہ پارک کے آس پاس میں پھول رکھے تھے۔ 4 جون 1989 کو مرنے والوں کے لئے بہت زیادہ عوامی نگرانی ایک بار ہر سال وکٹوریہ پارک میں منعقد کی جاتی تھی، لیکن مزید نہیں۔ جمہوریت کے حامی سیاسی گروپ لیگ آف سوشل ڈیموکریٹس کے چند ارکان کو بھی اسی دن پارک جاتے ہوئے گرفتار کر لیا گیا۔ ایک میں سی سی پی کے خونی کریک ڈاؤن کے متاثرین کے غم میں اپنے ساتھ پیلے کاغذ کے پھول لانے کی ہمت تھی۔

بنگلہ دیش کے غیر منتخب رہنما یونس کے برطانیہ پہنچنے پر احتجاج کا سامنا

لندن، 11 جون۔ ایم این این۔ بنگلہ دیش کی عبوری حکومت کے چیف ایڈوائزر محمد یونس نے منگل کو برطانیہ کا چار روزہ دورہ شروع کرنے پر ہیتھرو ہوائی اڈے کے باہر اور سینٹرل لندن کے ایک ہوٹل کے باہر بھی سینکڑوں مظاہرین جمع ہوئے۔ سیاہ جھنڈے اور بینرز اٹھائے ہوئے تھے - جن میں سے اکثر پر لکھا تھا "یونس جنگ آزادی کے جنگجوؤں کا قاتل ہے" مظاہرین نے "یونس واپس جاؤ" جیسے نعرے لگائے، اسے بنگلہ دیش میں عسکریت پسندی اور بنیاد پرستی کو فروغ دینے والا قرار دیا۔ بہت سے لوگوں نے حراست میں لیے گئے ہندو پادری چنموئے کرشنا داس کی فوری رہائی کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا کہ اس کی بجائے یونس کو مقدمے کا سامنا کرنا چاہیے اور سلاخوں کے پیچھے ہونا چاہیے۔ کئی عینی شاہدین نے بتایا کہ مظاہرین، جن میں سے زیادہ تر عوامی لیگ سے تھے اور 10 ماہ قبل یونس کے اقتدار میں آنے کے بعد سے ملک چھوڑنے پر مجبور ہونے کے بعد برطانیہ میں مقیم بنگلہ دیشیوں پر مشتمل تھے، یہاں تک کہ یونس کے قافلے پر جوتے اور انڈے بھی پھینکے جب وہ ایئرپورٹ سے ہوٹل کی طرف بڑھ رہا تھا۔ مظاہرین نے برقرار رکھا کہ وہ ہوٹل کے باہر رہیں گے اور ان مقامات پر ریلی کریں گے جہاں یونس اپنے قیام کے دوران میٹنگز کرتے ہیں، بشمول بدھ کو چیتھم ہاؤس کے باہر اور جمعرات کو یوکے پارلیمنٹ کے باہر سارا دن مظاہرہ۔ مظاہرین برطانیہ کے وزیر اعظم کیئر سٹارمر کی جانب سے مبینہ طور پر اس ہفتے یونس کے ساتھ ملاقات کا شیڈول بنانے پر بھی سخت ناخوش ہیں، انہوں نے متنبہ کیا کہ کوئی بھی رسمی ملاقات غیر منتخب اور

بے چینی آپ کی صحت پر کیسے اثر انداز ہوتی ہے اور اس سے بچنے کا کیا طریقہ ہے؟

انزائیٹی، دوسرے لفظوں میں بے چینی یا اضطرابی کیفیت انسان کو ہونے والے سب سے زیادہ بنیادی تجربات میں سے ایک ہے۔ یہ کسی خطرناک اور مشکل صورتحال میں ظاہر ہونے والا قدرتی ردعمل ہے۔ بے چینی ہماری زندگی کا ایک عمومی حصہ ہے جو کہ ہمیں ممکنہ خطرات سے نمٹنے کے لیے تیار کرتا ہے مگر جب یہ بہت زیادہ اور مسلسل ہوتا ہے تو اس پر کنٹرول کرنا مشکل ہوتا ہے اور جب یہ بدترین ہو جاتا ہے تو اس سے مسائل پیدا ہو سکتے ہیں۔ اگر ہم اضطراب یا بے چینی کے حوالے سے مدد کے عمل کو فروغ دے رہے ہیں تو یہ بہت اہم ہے کہ اس پر کام کرنے والے سپورٹ نیٹ ورکس، جو لوگ اس میں مبتلا ہوں وہ اور معاشرے کی سطح پر اس کے مختلف پہلوں کو سمجھا جائے۔

بے چینی یا اضطراب کیا ہے؟

اگر نفسیات کے نکتہ نظر سے دیکھا جائے تو اضطراب خوف، ڈر اور بے چینی کا احساس ہے۔ اس کی تعریف بطور اندیشہ، پریشانی یا بے چینی کے طور پر کی جا سکتی ہے جو کہ کسی خطرے کی پیش گوئی اور ہماری اپنی سوچ سے پیدا ہو سکتی ہے یا پھر ہمارے اردگرد ہونے والے واقعات کے نتیجے میں ابھرتی ہے۔ بی بی سی سے گفتگو میں فانگ لی ایڈ جنھوں نے نفسیات اور ایجوکیشن کے شعبے میں امریکہ اور ویتنام میں کام کیا ہے نے بتایا کہ بے چینی اس قدر شدید ہو سکتی ہے کہ کچھ لوگ اس کے نتیجے میں ایسا ہی محسوس کرتے ہیں جیسے انھیں جسمانی طور پر درد ہو رہا ہو۔ یہ کیفیت ذہنی صحت پر ان اثرات اور اس سے چھٹکارا پانے کے شدید احساس کو اجاگر کرتی ہے۔ لیکن وہ کہتے ہیں کہ بے چینی فائدہ مند بھی ہو سکتی ہے کیونکہ یہ ایک الرٹ سسٹم کی طرح ہے جو کہ ممکنہ خطرے کے حوالے سے آگاہی فراہم کرتی ہے اور یہ ہمیں اس خطرے سے نمٹنے اور اس پر توجہ دینے کے لیے مددگار رہے۔ مگر یہ بھی ہے کہ جب مستقبل کے حوالے سے خوف حد سے زیادہ ہو جاتا ہے اور جس سے ہمارے معمول کے مطابق کام کرنے کی صلاحیت متاثر ہوتی ہے تو پھر یہ نفسیاتی مسئلے کی نشاندہی کرتا ہے۔

سٹریس (تنا) اور بے چینی میں کیا فرق ہے؟

سٹریس یعنی تنا تو ایک ایسی کیفیت ہوتی ہے جو ہمیں ہمارے حالیہ مسائل کی وجہ سے درپیش ہوتی ہے جیسا کہ ہمارے خاندانی مسائل، کام کے حوالے سے کوئی ڈیڈ لائن اور عام طور پر یہ سٹریس اس مسئلے کے حل یا معاملے کے ختم ہونے کے ساتھ ہی ختم ہو جاتا ہے۔ لیکن بے چینی ایک ایسی کیفیت ہے جو کہ بنا کسی واضح وجہ کے ہوتی ہے اور ہمارے اندرونی ذہنی خیالات کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے اور اس وجہ سے اس کا دورانیہ سٹریس سے زیادہ ہوتا ہے۔ بے چینی آپ کی صحت پر کیسے اثر انداز ہوتی ہے؟ بے چینی ہماری مجموعی زندگی اور صحت پر اثر ڈالتی ہے کیونکہ یہ لمبے عرصے تک رہتی ہے۔ فونگ لی کا کہنا ہے کہ دائمی سٹریس، انزائیٹی ڈس آڈر کی اہم وجہ ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ اگر کوئی طویل عرصے تک شدید تنا کا شکار رہے تو یہ اس کے دماغ میں نیوروٹرانسمیٹر ز پر اثر ہوتا ہے جو کہ ہمارے موڈ کو بہتر رکھنے کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ بہت عرصے تک دبا کی کیفیت بل آخر صحت کے مسائل کو جنم دیتی ہے جس میں موڈ اور انزائیٹی ڈس آڈر شامل ہے۔ تحقیق سے یہ بھی سامنے آیا ہے کہ زندگی کے تنا بھرے واقعات وقت کے ساتھ ساتھ بے چینی سے حساسیت میں اضافے سے منسلک ہیں، جس سے پتہ چلتا ہے کہ طویل عرصے تک تنا لوگوں کو بے چینی یا اضطراب کی علامات کا سامنا کرنے کے لیے زیادہ کمزور بنا سکتا ہے۔ اس وجہ سے یہ بہت اہم ہے کہ اگر آپ سٹریس میں ہیں تو اس پر قابو پائیں تا کہ اس مسئلے سے دوچار ہونے اور ذہن پر منفی اثرات سے بچ سکیں۔

بے چینی ہمارے جسم کے ساتھ کیا کرتی ہے؟

بے چینی ہماری مجموعی صحت پر بہت اثر ڈالتی ہے۔ فونگ لی کا کہنا ہے کہ طویل عرصے تک بے چینی کی کیفیت دل کی شریانوں پر اثر انداز ہوتی ہے اور اس سے ہارٹ اٹیک، ہائی بلڈ پریشر اور سٹروک کا خطرہ ہوتا ہے۔ بے چینی کی کیفیت سے انسان کے نظام انہضام کے مسائل بھی جنم لیتے ہیں اور میں بال سنڈروم یعنی آنتوں کے عارضے، السر، متلی یا قبض کا باعث بن سکتا ہے۔ طویل عرصے تک بے چینی ہماری قوت مدافعت کو کمزور کر سکتی ہے اور اس کی وجہ سے ہم حساس ہو جاتے ہیں اور انفیکشن اور بیماری میں مبتلا ہونے کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔ اضطراب یا بے چینی کی وجہ سے نیند کے مسائل پیدا ہوتے ہیں اور اس کی وجہ سے بے چینی کی کیفیت میں مزید اضافہ ہوتا ہے۔ اکثر ہم سر درد اور مسلسل درد میں تب مبتلا ہوتے ہیں جب ہم بے چین ہوتے ہیں اور شاید طویل عرصے تک بے چینی کا ہماری قوت مدافعت کے درمیان کوئی تعلق ہو سکتا ہے، یہ ہماری انفیکشنز سے لڑنے کی صلاحیت کو کم کر دیتا ہے۔ بے چینی ہمارے اندر دیگر ذہنی صحت کے مسائل کو بھی پروان چڑھاتی ہے، مثلاً ڈپریشن اور دوائیوں کے استعمال سے پیدا ہونے والے مسائل وغیرہ۔ نتیجتاً ہوتا یہ ہے کہ بے چینی ہماری زندگی کو بہتر گزارنے کی صلاحیت کو کم کر دیتی ہے اور یہ ہماری روزمرہ کی زندگی کے امور اور ذاتی تعلقات کو متاثر کرتا ہے۔ اگر کسی شخص میں بے چینی یا اضطرابی کیفیت بہت زیادہ ہو جائے تو اس میں مبتلا افراد کا اپنی ہی جان لینے یعنی خودسوزی کا خطرہ بڑھ سکتا ہے۔ تو کیا بے چینی اور اضطراب سے بچنے کا کوئی بہتر طریقہ ہے؟

جنرل منیجمنٹ تکنیک

ہم بے چینی کی نشاندہی کے لیے اور اس کی علامات کو کنٹرول کرنے کے لیے اپنی روزمرہ زندگی میں بہت سی تکنیکیں استعمال کر سکتے ہیں۔

ذہن سازی

ذہن سازی کے طریقہ کار جن میں بنا کسی فیصلے کے ہم اپنے حالیہ لمحے پر توجہ دیتے ہیں۔ یہ طریقہ کار اپنی پریشانی کو کم کرنے اور ہمیں معمول کے حالات میں لانے میں بہت مددگار ہوتا ہے۔ ریلیکس ہونے کی تکنیکیں مثال کے طور پر آہستہ آہستہ گہرے سانس لینا، اپنے اعصاب کو بتدریج ریلیکس کرنا اور ایسے مناظر کو اپنے تخیل میں لانا جو کہ ہمارے جسم کو تنا میں پرسکون کر سکتے اور ٹینشن کو کم کر سکے۔

سانس لینا

سانس لینے کی درست مشقیں، جن میں اپنے ڈئیفرام یعنی پھیپھڑوں کو استعمال کیا جاتا ہے اور یہ ہمیں ہائی پرونڈ یلیشن سے بچاتا ہے۔ آہستہ آہستہ چھوٹے اور قابل حصول اقدامات کے ذریعے خوف کا سامنا کرنا جسے ایکسپوزر کہا جاتا ہے۔ اس سے ایسے افراد کو اپنی پریشانیوں کو جانچنے اور اپنے میں اعتماد پیدا کرنے میں مدد مل سکتی ہے۔

پریشانی کا وقت

کچھ لوگوں دن کے دوران مخصوص اوقات میں پریشانی کے وقت کی منصوبہ بندی کرتے ہیں تا کہ دیگر اوقات میں پریشانیوں کو قابو میں رکھ سکیں۔ ایک ڈائری رکھ

ریاست میں میونسپل کارپوریشن انتخابات
حکومت کا وارڈوں کی تشکیل کرنے کا حکم

ممبئی:11/جون۔(ورق تازہ نیوز)مقامی خودمختار اداروں کے انتخابات سے متعلق ایک اہم خبر سامنے آئی ہے۔ریاستی حکومت نے مہاپالیکا،نگر پالیکا اور نگر پنچایتوں کے وارڈ (حلقے) کی نئی تشکیل کرنے کا حکم دیا ہے۔شہری ترقیات محکمہ کی جانب سے فراہم کردہ معلومات کے مطابق، "اے"، "بی" اور "سی" زمرے کی مہانگر پالیکاؤں کے وارڈ کی تشکیل سے متعلق احکامات جاری کیے گئے ہیں۔حلقہ بندی کے بعد جلد ہی انتخابات کا شیڈیول جاری ہونے کا بھی امکان ہے۔ریاست میں مقامی خودمختار اداروں کے انتخابات پچھلے تین سے چار سالوں سے التوا کا شکار ہیں،جس کے باعث فی الحال وہاں منتظمین مقرر کیے گئے ہیں۔تاہم اب مستقبل قریب میں انتخابات منعقد ہونے کے امکانات ہیں،اسی لیے حکومت نے وارڈ تشکیل دینے کا حکم دیا ہے۔ریاست کی جن مہاپالیکاوں کے وارڈ تبدیل ہونے والے ہیں،ان میں شامل ہیں:پُونے، ناگپور،تھانے، ناسک، پمپری-چنچوڑ،نوی ممبئی، وسئی-ویرار،اورنگ آباد، کلیان-ڈومبیولی، امراوتی، احمد نگر، اکولا، کولہا پور، سولاپور، سانگلی-میرج-کوپواڈ، میرا بھائیندر، الہاس نگر، بھیونڈی، جلگاؤں، ناندیڑ-واگھالا۔"ڈی" زمرے کی مہاپالیکاؤں میں وارڈ کی تشکیل "ڈی" زمرے کی مہاپالیکاؤں میں وارڈ کی تشکیل کرتے وقت ممکنہ حد تک ہر وارڈ میں چار اراکین ہوں گے۔لیکن اگر ایسا ممکن نہ ہو تو کسی ایک وارڈ میں تین یا پانچ اراکین ہوں گے، یا دو وارڈز تین اراکین پر مشتمل ہوں گے۔اس زمرے میں شامل مہاپالیکائیں یہ ہیں:امراوتی، احمد نگر، اکولا، کولہا پور، سولاپور، سانگلی-میرج-کوپواڈ، میرا بھائیندر، الہاس نگر، بھیونڈی-نظامپور، جلگاؤں، ناندیڑ، دھولیہ، مالیگاؤں، لاتور، چندر پور، پربھنی، پنویل، اچلکرنجی اور جالنا۔مہانگر پالیکا کی درجہ بندی:اے زمرہ مہانگر پالیکا- پُنے، ناگپور بی زمرہ مہانگر پالیکا- تھانے، ناسک، پمپری-چنچوڑ سی زمرہ مہانگر پالیکا- نوی ممبئی، وسئی-ویرار، اورنگ آباد، کلیان-ڈومبیولی

شہر میں 13 جون کو کانگریس کی مشعل ریلی

ناندیڑ۔11 جون (نامہ نگار):مہاراشٹرا میں پچھلے اسمبلی انتخابات کے دوران بڑے پیمانے پر بدعنوانی پیش آئی تھی۔ اس کا مکمل ڈاٹا کانگریس کے قائد راہول گاندھی نے پچھلے دنوں جاری کرتے ہوئے کہا تھا کہ مہاراشٹرا میں جو حکومت قائم ہوئی ہے دراصل وہ ای وی ایم اور ووٹوں میں گھوٹالہ کر کے اقتدار میں آئی ہے۔اسی سلسلہ میں مہاراشٹرا پردیش کانگریس کمیٹی کی جانب سے ریاست بھر میں عوامی بیداری کے لیے مشعل ریلی کا اہتمام کیا جارہا ہے۔ کانگریس کے ضلع صدر ہنمنت پاٹل بیٹ موگرے کر، شہر صدر عبدالستار نے پریس کانفرنس میں بتایا کہ ریاستی کانگریس کمیٹی کی ہدایت پر ناندیڑ شہر میں کل 13 جون بروز جمعہ کو شام پانچ بجے مشعل ریلی کا انعقاد کیا جارہا ہے۔اسمبلی الیکشن میں ہوئے گھوٹالے کے خلاف ضلع کلکٹر کو میمورنڈم پیش کیا جائے گا اور پھر ناندیڑ کے رکن پارلیمنٹ رویندر چوہان کی قیادت میں مہاتما گاندھی کے مجسمہ کے پاس سے مشال ریلی کا آغاز ہوگا یہ ریلی چھترپتی شیواجی مہاراج کے مجسمہ سے ہو کر ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر کے مجسمہ پر پہنچے گی جہاں اس ریلی کا اختتام عمل میں آئے گا۔کانگریس کے ضلع صدر بیٹ موگرے کر نے کہا کے مہاراشٹرا میں مقامی اداروں کے الیکشن ہونے والے ہیں اس لیے عوام کو بیدار کرنے کے لیے کانگریس پارٹی مشال ریلی کا اہتمام کر رہی ہے۔کانگریس پارٹی کا مطالبہ ہے کے الیکشن ووٹنگ مشن کے بجائے بلیٹ پیپر پر لیئے جائیں۔ اس پریس کانفرنس میں ریاستی سیکریٹری راجیش پاؤڑے، ایکناتھ مورے، کانگریس کے ترجمان منتجب الدین، باپو پاٹل موجود تھے۔

مذہبی اداروں پر حکومت کے کنٹرول کے خلاف ناندیڑ میں دانشوروں کا اجلاس
ایک دوسرے کے معاشرے میں عوامی بیداری پیدا کرنے کا فیصلہ

ناندیڑ: 11/جون (راست) ناندیڑ شہر میں بودھ، مسلم اور سکھ برادریوں کے دانشوروں نے ایک اہم میٹنگ کی، جس میں حکومت کی طرف سے اپنے مذہبی اداروں جیسے بودھ گیا بہار، وقف بورڈ اور گرودوارہ بورڈ کو قانون بنا کر کنٹرول کرنے کی مبینہ کوششوں کے خلاف یکجہتی کا اظہار کیا۔ اصلاح معاشرہ اور تحریک اوقاف تنظیم کے زیر اہتمام منعقدہ اس اجلاس میں تینوں برادریوں کے نمائندوں نے حکومت کے ان فیصلوں کو غیر آئینی قرار دیتے ہوئے ان کے خلاف عوامی بیداری پیدا کرنے اور مستقبل میں ایک زبردست عوامی تحریک چلانے کا عزم کیا۔اجلاس میں موجود دانشوروں نے اس بات پر گہری تشویش کا اظہار کیا کہ حکومت مختلف قوانین کے ذریعے ان کمیونٹیز کے اندرونی مذہبی معاملات میں مداخلت کی کوشش کر رہی ہے۔ان کا ماننا ہے کہ یہ مذہبی آزادی پر براہ راست حملہ اور برادریوں کی خودمختاری کو مجروح کرنے کی کوشش ہے۔اس اہم میٹنگ میں ممتاز مسلم دانشور جیسے اصلاحِ معاشرہ اور تحریک اوقاف کے ایڈوکیٹ عبدالرحمٰن صدیقی، ایم اے حفیظ، فاروق احمد، الطاف ثانی، رحمت پہلوان، سابق کارپوریٹر سعید خان، کرامت اللہ خان عرف کمو بھائی موجود تھے۔ بدھسٹ کمیونٹی کی نمائندگی بھنتے پائی بودھی، بدھسٹ مہاسبھا کے ضلع صدر گنپت گائکواڑ، بی ایم واگھمارے، انجینئر پرشانت انگولے اور وٹھل گائیکواڑ اور دیگر، جبکہ سکھ برادری سے رویندر سنگھ مودی، جرنیل سنگھ گاڑی والے اور مہندر سنگھ پیدل موجود تھے۔اسکے علاوہ ایڈوکیٹ محمد شاہد، ایڈوکیٹ شیخ بلال، جاوید ہاشمی اور محمد قاسم بھی موجود تھے۔میٹنگ میں متفقہ طور پر فیصلہ کیا گیا کہ آنے والے دنوں میں حکومت کے ان "منو وادی قوانین اور فیصلوں" کے خلاف ایک زبردست اور پرامن عوامی تحریک چلائی جائے گی۔ تینوں برادریوں کے علاوہ دیگر سیکولر تنظیمیں اور سول سوسائٹی کے ارکان بھی اس تحریک میں حصہ لیں گے۔تحریک کی حکمت عملی اور آئندہ کے لائحہ عمل پر جلد تبادلہ خیال کیا جائے گا۔ یہ دیکھنا باقی ہے کہ ناندیڑ سے شروع ہونے والا یہ اقدام حکومت کی ان مبینہ کنٹرولنگ کوششوں کے خلاف کتنا بڑا قدم اٹھائے گا اور کیا یہ پورے ملک میں ایک وسیع عوامی تحریک کی شکل اختیار کرتا ہے۔

ناندیڑ: آندھی کے ساتھ بارش کا امکان
محکمہ موسمیات کی جانب سے ہدایات جاری' یلو الرٹ جاری

ناندیڑ، 11 جون: ریجنل محکمہ موسمیات، ممبئی کی جانب سے 11 جون 2025 کو دوپہر میں جاری کردہ اطلاع کے مطابق ناندیڑ ضلع کے لیے 11 جون سے 15 جون 2025 تک کے دوران یلو الرٹ (Alert Yellow) جاری کیا گیا ہے۔11 سے 13 جون تک ان تین دنوں کے دوران ضلع کے چند مقامات پر 40 تا 50 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے آندھی چلنے، بجلی کڑکنے اور بادل گرجنے کے ساتھ شدید بارش کا امکان ظاہر کیا گیا ہے۔جبکہ 14 اور 15 جون کو چند مقامات پر آندھی کے ساتھ بجلی کڑکنے اور بادل گرجنے کے ساتھ ہلکی تا درمیانی بارش ہونے کا امکان ہے۔اس قدرتی آفت کے پیش نظر تمام متعلقہ محکموں اور عوام کو احتیاط برتنے کی ہدایت دی گئی ہے۔ضلعی انتظامیہ کی جانب سے شہریوں سے درج ذیل احتیاطی تدابیر اختیار کرنے کی اپیل کی گئی ہے:

احتیاطی تدابیر (یہ کام کریں): اگر بارش اور گرج چمک کی پیشگی اطلاع ہو تو غیر ضروری طور پر گھر سے باہر نہ نکلیں۔اگر کھلی جگہ پر ہوں اور قریبی محفوظ عمارت موجود نہ ہو تو کسی نشیبی جگہ پر جا کر گھٹنوں میں سر دے کر بیٹھ جائیں۔آسمان میں بجلی چمکنے کی صورت میں فوراً کسی محفوظ عمارت یا گھر میں پناہ لیں۔بالکونی، چھت یا گھر کے باہر کے برآمدے میں نہ رکیں۔اگر گھر کے اندر ہوں اور برقی آلات استعمال میں ہوں تو فوراً بند کر دیں۔بجلی کے کھمبے، تاروں کی باڑھ یا دیگر دھات کی اشیاء سے دور رہیں۔اگر پانی میں کھڑے ہوں تو فوراً باہر نکل جائیں۔اپنے اسمارٹ فون میں "دامنی" اور "سچیت" ایپس ڈاون لوڈ کریں۔"دامنی" ایپ آپ کے اطراف میں بجلی گرنے کے ممکنہ خطرات سے آگاہ کرتا ہے۔"سچیت" ایپ آپ کو مقامی موسمی حالات سے متعلق درست انتباہات فراہم کرتا ہے۔

یہ کام نہ کریں: بجلی چمکنے کے دوران لینڈ لائن فون کا استعمال نہ کریں۔اس دوران شاور کے نیچے نہ نہائیں۔نل، پائپ لائن یا دیگر دھاتی اشیاء کو ہاتھ نہ لگائیں، برقی آلات کا استعمال نہ کریں۔دھات سے بنے ٹینٹ یا شیڈ میں پناہ نہ لیں۔اونچے درختوں کے نیچے کھڑے نہ ہوں۔دھاتی میناروں یا کھمبوں کے قریب نہ کھڑے ہوں۔اگر گھر میں ہوں تو کھڑکی یا دروازے سے باہر دیکھ کر بجلی گرتے ہوئے نہ دیکھیں، یہ بھی اتنا ہی خطرناک ہے جتنا کہ باہر کھڑا ہونا۔ضلعی انتظامیہ کی طرف سے عوام کو سختی سے ان احتیاطی تدابیر پر عمل کرنے کی اپیل کی گئی ہے تاکہ جانی و مالی نقصان سے بچا جا سکے،

میونسپل کارپوریشن الیکشن میں
کانگریس بڑی کامیابی حاصل کرے گی: عبدالستار

ناندیڑ۔11/جون (نامہ نگار):مہاراشٹرا میں ریاستی حکومت نے گزشتہ کل میونسپل کونسل اور میونسپل کارپوریشن الیکشن کے لیے پربھاگوں کی تشکیل کا حکم نامہ جاری کر دیا ہے۔سپریم کورٹ کے احکامات کے بعد اب جلد ہی مہاراشٹرا میں مقامی خود اختیاری اداروں کے الیکشن ہونے والے ہیں۔ناندیڑ ضلع کانگریس پارٹی کا ایک مضبوط ترین قلعہ ہے۔ناندیڑ کی عوام آج بھی کانگریس کے ساتھ ہے۔آنے والے میونسپل کارپوریشن الیکشن میں کانگریس پارٹی کو ہی اکثریت حاصل ہوگی اس طرح کا بیان کانگریس کے شہر صدر عبدالستار نے دیا۔پارٹی دفتر میں منعقدہ پریس کانفرنس میں انہوں نے کہا کے پچھلے سال لوک سبھا کے دو انتخابات میں بھی کانگریس کو جیت حاصل ہوئی اسمبلی انتخابات میں شہر میں دونوں ہی نشست کم ووٹوں سے کانگریس کے ہاتھ سے چھوٹ گئی۔پچھلے دنوں ناندیڑ میں ترنگا ریلی کا انعقاد کیا گیا تھا جس میں عوام کی بھرپور تائید پارٹی کو حاصل رہی۔آج بھی ناندیڑ شہر میں عوام کی پہلی پسند کانگریس پارٹی ہے۔کانگریس پارٹی تمام طبقات کو ساتھ لے کر چلتی آرہی ہے اور پارٹی میں تمام ہی مذہب اور سماج کے لوگ ایمانداری سے کام کر رہے ہیں۔آئندہ ہونے والے ناندیڑ میونسپل کارپوریشن الیکشن میں سابق کی طرح ہی کانگریس کو اکثریت حاصل ہونے کا دعویٰ عبدالستار نے کیا۔

ریاست میں دوبارہ مانسون سرگرم ہوگا
زبردست بارش ہوگی

ممبئی 11/جون۔(ورق تازہ نیوز) ریاست بارش کا انتظار کر رہی ہے۔ بیوقت اور مانسون سے پہلے ہونے والی بارش نے ریاست کو متاثر ضرور کیا، لیکن اس کے بعد بارش نے منہ موڑ لیا۔اس کے نتیجے میں ہر جاندار پریشان ہے۔گرمی کی شدت نے سب کا برا حال کر دیا ہے۔ پسینے سے عوام نڈھال ہوگئی ہے۔اب بارش نے پیغام بھجوایا ہے۔بارش کی آمد کی خبر موصول ہو چکی ہے۔اس دن بارش زور و شور سے برسنے والی ہے۔جس کے بعد تاخیر کا شکار تخم ریزی اور زرعی کام تیزی سے شروع ہوں گے۔ساتھ ہی پانی کے ذخائر، نالے، ندی نالے دوبارہ بھر کر بہنے لگیں گے۔روپوش بارش اب ریاست میں جلد ہی سرگرم ہونے والی ہے۔ریاست کے کچھ علاقوں میں وقفے وقفے سے ہلکی بارش ہو رہی ہے، تو کہیں بارش نے کھل کر دھوپ دکھائی ہے۔ودربھ اور مراٹھواڑہ میں پچھلے کئی دنوں سے بارش نے وقفہ لیا ہے، جس کے باعث ان علاقوں میں گرمی میں اضافہ ہوا ہے۔اگرچہ محکمہ موسمیات نے اعلان کیا ہے کہ موسمی (مانسونی) بارش ریاست میں داخل ہو چکی ہے، لیکن جون کے مہینے میں بعض علاقوں میں اب بھی درجہ حرارت 40 ڈگری سے تجاوز کر رہا ہے۔راجستھان، جودھپور جیسے کچھ علاقوں میں اس وقت شدید گرمی کی لہر جیسی صورتحال ہے۔ان علاقوں سے چلنے والی ہوائیں بڑی مقدار میں گرمی لے کر آرہی ہیں۔اسی کے ساتھ ودربھ اور مراٹھواڑہ میں نمی اور بادلوں کی تشکیل ہو رہی ہے، جس کی وجہ سے ان علاقوں میں درجہ حرارت میں اضافہ ہوا ہے، ایسا محکمہ موسمیات کا کہنا ہے۔

اب ناندیڑ سے راست گوا کیلیئے ہوائی سروس کا آغاز

ناندیڑ:(ورق تازہ نیوز) ناندیڑ-ناندیڑ-ممبئی پرواز سروس کا انتظار کر رہے ناندیڑ کے شہریوں کے لیے اب کچھ اطمینان بخش خبر آئی ہے۔ ناندیڑ سے گوا کے لیے براہِ راست پرواز سروس اب 'فلائی 91' کے تحت دستیاب ہے۔یہی کمپنی ناندیڑ-بنگلور سروس بھی شروع کرے گی۔سابق وزیر اعلیٰ اور رکن پارلیمنٹ اشوک راو؟ چوہان نے اس سروس کا خیر مقدم کرتے ہوئے اُمید ظاہر کی ہے کہ یہ پرواز سروس آئندہ جولائی میں شروع ہو جائے گی۔فلائی 91 کے سرکاری نمائندوں نے حال ہی میں ناندیڑ کا دورہ کیا اور ناندیڑ-گوا اور ناندیڑ-بنگلور روٹس پر پرواز سروس کا جائزہ لینے کے لیے ایئرپورٹ کا معائنہ کیا۔ اس معائنے کے بعد کمپنی نے ناندیڑ-گوا اور ناندیڑ-بنگلور روٹس پر پرواز سروس شروع کرنے کا اعلان کیا ہے۔لہٰذا، اب مرہٹواڑہ بھر سے سیاح ایک ہی پرواز میں براہِ راست گوا پہنچ سکیں گے۔ ناندیڑ ایئرپورٹ اس وقت سب سے زیادہ مسافروں کو سہولت فراہم کر رہا ہے۔اس روٹ سے احمد آباد کی سہولت بھی دستیاب ہے۔

میونسپل کارپوریشن انتخابات
کمشنر کی صدارت میں جائزہ اجلاس

ناندیڑ:11 جون(ورق تازہ نیوز): مہاراشٹر حکومت کے 10 جون 2025 کے حکم کے مطابق "ڈی" درجہ کی میونسپل کارپوریشنوں میں وارڈ بندی کے احکامات جاری کیے گئے ہیں۔اسی پس منظر میں ناندیڑ-واگھالہ میونسپل کارپوریشن کے کمشنر و ایڈمنسٹریٹر ڈاکٹر مہیش کمار ڈونی پھوڑے نیمدھ 11 جون کو الیکشن شعبہ کی تیاریوں کا جائزہ لیا۔کمشنر نے بتایا کہ 2022 اور 2024 کے قوانین کے مطابق ہر وارڈ سے کم از کم 3 اور زیادہ سے زیادہ 5 کارپوریٹر منتخب ہوں گے اور وارڈ بندی 2011 کی مردم شماری کی بنیاد پر کی جائے گی۔اس عمل کے لیے ایک کمیٹی بھی قائم کی جائے گی۔اس جائزہ میٹنگ میں ایڈیشنل کمشنر گریش کدم، دیگر اعلیٰ افسران اور الیکشن ڈیپارٹمنٹ کا عملہ موجود تھا۔

نہ کوئی مرد، نہ ظلم وستم — ایک ایسا گاؤں جہاں صرف عورتیں رہتی ہیں

کینیا: دنیا کے نقشے پر بہت کم ایسی جگہیں ہیں جہاں روایتی سماجی ڈھانچے کو چیلنج کیا گیا ہو اور خواتین نے خود اپنے لیے ایک محفوظ اور باوقار دنیا تخلیق کی ہو۔ افریقی ملک کینیا کے شمالی علاقے سیمبورو کاؤنٹی میں واقع اوموجا گاؤں (Village Umoja) ایک ایسی ہی مثال ہے — ایک ایسا گاؤں جہاں صرف خواتین رہتی ہیں، مردوں کا داخلہ ممنوع ہے اور جہاں عورتیں خود اپنے فیصلے کرتی ہیں، خود کفیل بنتی ہیں اور ایک باعزت زندگی گزارتی ہیں۔اوموجا کا مطلب — "اتحاد": اوموجا" سواہیلی زبان کا لفظ ہے، جس کا مطلب ہے "اتحاد" یا "یکجہتی" — اور یہ نام خود اس بستی کی روح کی عکاسی کرتا ہے۔ 1990 میں اس گاؤں کی بنیاد ربیکا لولوسولی نامی خاتون نے رکھی، جو اس وقت جنسی تشدد اور سماجی بے حسی کا شکار بننے والی کئی خواتین کے ساتھ مل کر ایک نئے سفر پر نکلی تھیں۔ وہ اور دیگر متاثرہ خواتین اس وقت مکمل طور پر بے سہارا تھیں، لیکن انہوں نے ہمت نہ ہاری، اور آج وہ دنیا بھر میں خواتین کے لیے ایک تحریک کی علامت بن چکی ہیں۔اوموجا گاؤں اُن عورتوں کے لیے ایک پناہ گاہ ہے جنہیں جنسی زیادتی، جبری شادی اور گھریلو تشدد جیسے مظالم کا سامنا کرنا پڑا۔ جب معاشرے نے ان خواتین کو خاموشی اختیار کرنے پر مجبور کیا، تب ربیکا اور ان کی ساتھیوں نے ایک علیحدہ دنیا بسانے کا فیصلہ کیا۔آج یہاں کی ہر عورت ایک زندہ مثال ہے کہ ظلم سے آزادی ممکن ہے — اگر نیت اور حوصلہ مضبوط ہو۔اوموجا گاؤں میں ہر فیصلہ اجتماعی مشاورت سے کیا جاتا ہے۔ یہاں خواتین اپنی حکومت خود چلاتی ہیں، بچوں کی تعلیم و تربیت کی ذمے دار بھی خود ہیں، اور کاروبار بھی خود ہی سنبھالتی ہیں۔یہ گاؤں نہ صرف ایک محفوظ ٹھکانہ ہے، بلکہ ایک ایسا پلیٹ فارم ہے جہاں خواتین کو اپنی آواز بلند کرنے، حقوق کی بات کرنے اور ایک خودمختار زندگی گزارنے کا پورا موقع ملتا ہے۔اوموجا گاؤں کے وجود کو لے کر مقامی مردوں کی جانب سے خاصی مزاحمت دیکھی گئی۔بعض مردوں نے اسے اپنے روایتی "اقتدار" کے لیے خطرہ سمجھا اور کئی بار اس گاؤں کو بدنام کرنے کی کوششیں کی گئیں۔لیکن ان تمام دباؤ کے باوجود اوموجا کی خواتین نے پیچھے ہٹنے کے بجائے مزید مضبوطی کے ساتھ اپنی آزادی اور وقار کی جنگ جاری رکھی۔آج اوموجا گاؤں کی خواتین دستکاری، ثقافتی سیاحت، اور مقامی مصنوعات کے ذریعے اپنی روزی کما رہی ہیں۔ان کے تیار کردہ زیورات، کپڑے اور دستکاریاں نہ صرف کینیا بلکہ دنیا بھر میں مقبول ہو رہی ہیں۔ گاؤں میں اسکول بھی قائم ہے جہاں بچوں کو تعلیم دی جاتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ نوجوان لڑکیوں کو بھی بااختیار بنانے پر زور دیا جا رہا ہے، تاکہ اگلی نسل ظلم سہنے کے بجائے خود کو بچانے کے قابل ہو۔اوموجا اب محض ایک گاؤں نہیں رہا، بلکہ یہ دنیا بھر میں خواتین کے حقوق اور سوشلسوسائٹی میں برابری کی علامت بن چکا ہے۔اقوام متحدہ سمیت متعدد بین الاقوامی ادارے اس گاؤں کی کوششوں کو سراہ چکے ہیں اور ربیکا لولوسولی کو کئی ایوارڈز بھی دیے جا چکے ہیں۔اوموجا گاؤں اس بات کی زندہ مثال ہے کہ ظلم و جبر سے تنگ آ کر خواتین اگر یکجا ہو جائیں تو وہ ایک مکمل، خودمختار اور محفوظ معاشرہ تخلیق کر سکتی ہیں۔ربیکا اور ان کی ساتھیوں کی یہ جدوجہد دنیا بھر کی خواتین کے لیے ایک پیغام ہے — کہ "ڈر کر جینا کوئی زندگی نہیں، اور عزت سے جینے کے لیے جدوجہد کرنی ہی پڑتی ہے۔"

اسمبلی انتخابات میں 'ووٹ چوری' کے خلاف مہاراشٹر بھر میں کانگریس کے مشعل مارچ
ریاستی صدر ہرش وردھن سپکال گڑھ چرولی میں مظاہرے میں شریک ہوں گے

ممبئی: مہاراشٹر اسمبلی انتخابات میں مبینہ ووٹ چوری کے خلاف کانگریس نے آج 12 جون جمعرات کو ریاست بھر میں مشعل مارچ نکالنے کا اعلان کیا ہے۔اس اقدام کا مقصد عوام کو بیدار کرنا اور اسمبلی انتخابات میں ہونے والی مبینہ بے ضابطگیوں کی اعلیٰ سطحی تحقیقات کا مطالبہ کرنا ہے۔کانگریس کے ریاستی صدر ہرشوردھن سپکال آج گڑھ چرولی میں ہونے والے مشعل مارچ میں براہِ راست شرکت کریں گے، جبکہ ریاست کے مختلف حصوں میں دیگر سینئر لیڈر اور پارٹی کارکن بھی بڑے پیمانے پر ان مظاہروں میں شامل ہوں گے۔کانگریس کا الزام ہے کہ ریاست میں بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) اور اس کی اتحادی جماعتوں نے انتخابی نتائج میں دھاندلی کر کے غیر فطری اکثریت حاصل کی ہے۔ پارٹی کے مطابق یہ جیت نہ صرف ناقابلِ یقین بلکہ جمہوریت کے بنیادی اصولوں پر حملہ ہے۔کانگریس کا کہنا ہے کہ لوک سبھا انتخابات میں مہاوکاس اگھاڑی کو واضح کامیابی حاصل ہوئی تھی، اور بی جے پی اتحاد کی پوزیشن کمزور تھی، اس کے باوجود اسمبلی انتخابات میں ان کے حق میں آیا اکثریتی نتیجہ مشکوک ہے۔پارٹی نے مزید الزام عائد کیا ہے کہ ووٹنگ کے بعد جس شرحِ رائے دہی (58 فیصد) کا اعلان کیا گیا تھا، وہ اگلے دن بڑھا کر 66.5 فیصد کر دی گئی، یعنی تقریباً 7.83 فیصد کا حیران کن اضافہ دکھایا گیا۔کانگریس کا کہنا ہے کہ یہ خود ایک بڑا گھپلا ہے اور الیکشن کمیشن کی غیر جانبداری پر سوالیہ نشان کھڑا کرتا ہے۔ریاستی کانگریس نے مطالبہ کیا ہے کہ اس 'میچ فکسنگ' جیسے انتخابی گھوٹالے کی آزاد اور شفاف جانچ ہونی چاہیے تاکہ جمہوری نظام پر عوام کا اعتماد بحال ہو سکے۔ پارٹی کا کہنا ہے کہ اگر الیکشن کمیشن ہی شکوک و شبہات کی زد میں آجائے تو یہ پورے جمہوری ڈھانچے کے لیے خطرناک اشارہ ہے۔آج ہونے والے مشعل مارچ میں کانگریس کے سینئر لیڈر، سابق و موجودہ ارکانِ پارلیمنٹ و اسمبلی، عہدیداران، اور کارکنان بڑی تعداد میں شریک ہوں گے۔ پارٹی کا کہنا ہے کہ یہ تحریک صرف انتخابی شفافیت کے لیے نہیں بلکہ جمہوریت کے تحفظ کے لیے بھی ایک اہم قدم ہے۔

ممبئی-گواقومی شاہراہ پر ٹریفک جام کے حل اور رائیگڑھ کی سیاحت کو فروغ دینے کے لیے اجیت پوار کی صدارت میں اہم فیصلے

ممبئی: ریاست مہاراشٹر کے نائب وزیر اعلیٰ اجیت پوار کی صدارت میں منترالیہ میں منعقدہ ایک اعلیٰ سطحی اجلاس میں ممبئی-گوا قومی شاہراہ پر ٹریفک جام کے مسئلے کے حل کے لیے فوری اقدامات کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔اجلاس میں یہ طے پایا کہ جب تک اندا پور اور مانگاؤں بائی پاس راستوں کی تعمیر مکمل نہیں ہو جاتی، تب تک قریبی متبادل سڑکوں کی مرمت و توسیع کر کے ٹریفک کو رواں رکھا جائے گا۔اجلاس میں چار متبادل سڑکوں کو نشان زد کیا گیا، جن میں مورہ روڈ سے ممبئی-گوا شاہراہ، سائی نگر کالوا پل سے اُتّے کھول کالوا گاؤں تک، نظام پور روڈ کالوا سے بھاداں روڈ تک (یہ تینوں مانگاؤں نگر پنچایت میں واقع ہیں) اور اندا پور کینال روڈ سے وگوالی فاٹا روڈ تک شامل ہیں۔ان راستوں کی فوری مرمت و ترقی کے لیے 15 کروڑ روپے کی رقم منظور کی گئی ہے۔نائب وزیر اعلیٰ نے واضح ہدایت دی کہ ان کاموں کا آغاز فوری طور پر کیا جائے اور مقررہ وقت میں مکمل کیا جائے۔

فلیٹ فروخت کرنا ہے
600/اسکوائر فٹ کا 1 BHK کا فلیٹ برائے فروخت ہے، جس میں کچن اور ماسٹر بیڈروم شامل ہے۔پتہ: پیر برہان، گلی نمبر 21 ناندیڑ۔
مزید معلومات کے لیے دیے گئے نمبروں پر رابطہ کریں۔رابطہ نمبر
9978799786 7709464220

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MUSKAN JEWELLERS
مسکان جیولرس
سونے کے زیوارت کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

سونے چاندی کے زیورات کی خریدی کا
شہر کا بھروسے مند نام
کلثوم جویلرس
صرافہ بازار، ناندیڑ
KULSUM JEWELLERS
Mob: 9860871766 پروپرائٹر: محمد انیس

عبدالماجد 9545332211
عبدالرحمٰن 8999942523
BIS 916 Hallmark
زینت جیولرس
ہمارے یہاں ہال مارک اور (916) کے زیورات ماہر کاریگر کی نگرانی میں تیار ہوتے ہیں اور سونے کے عربی و ترکی ڈیزائن کے عمدہ اور خوبصورت زیورات تیار اور آرڈر پر بھی ملتے ہیں۔
پہناوا ڈریسیس کے سامنے، سری نگر، ناندیڑ۔

پرنٹر، پبلیشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس، اسماعیل مارکیٹ، چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کر کے 229-6-4، بڑی درگاہ، گادی پورہ ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ آیڈیٹر: محمد نقی *(*پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق آنجہانی میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)
Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui
POSTAL RGN.NO.NND/303/2024-2026 Mobile 8055362952-9325610858 Office: 2nd Floor, Ismail Market,Chowk Bazaar Nanded

کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی۔